www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیا دجال دنیا میں آچکا

اور قیامت کی نشانیاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے نہایت ہی قابل احترام والدین کے نام معنون کرتا ہوں۔ جن کی محبت و شفقت حصول علم کی راہوں میں میرے لیے روشنی کا مینار ہے اور جن کی دعائیں میرے لیے سرمایہ حیات ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا (النساء ۲۸)

انسان جو کچھ آج تحریر کرتا ہے دوسرے دن خود ہی اس کے بارے میں یوں وچنے لگتا ہے کہ اگر اس میں فلاں تبدیلی کردی جاتی تو بہتر ہوتا، اگر اس میں فلاں ضافہ ہوجاتا تو بہت اچھا ہوتا اور اگر فلاں چیز کو مقدم کردیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا اور رفلاں چیز کو حذف کردیا جاتا تو زیادہ خوبصورتی کا باعث بنتا، اس میں ایک بڑی تنبیہ راس امر کا ثبوت ہے کہ انسانی کام نقص سے مبرا نہیں ہوسکتا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

- پیش لفظ 13
- مقدمہ 14
- تمہید 19
- قیامت کسے کہتے ہیں؟ 19
- قیامت کب آئے گی؟ 20
- آثار قیامت 21
- فتنوں کا ظہور 24
- قیامت سے پہلے فتنے بارش کے قطروں کی طرح پے درپے ظاہر ہوں گے 24
- فتنوں کی شدت 25
- علم کا اٹھ جانا 25
- والدین کی نافرمانی 26
- عقل کا ناپید ہونا 27
- امانت کا اٹھ جانا 28
- جھوٹی گواہی 29
- صرف جان پہچان والوں کو سلام کہنا 30
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا 30
- عوام کا نااہل حکمرانوں کو پسند کرنا 31
- تجارت کی کثرت 32
- جھوٹ کی کثرت 32
- گانوں اور آلات موسیقی کی کثرت 33
- بے حیائی اور فحش گوئی کی کثرت 33

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ خون ریزی کی کثرت	34
○ لباس کے باوجود ننگی عورتوں کا فتنہ	34
○ عورتوں کی حکمرانی کا فتنہ	35
○ یہود و نصاریٰ کی پیروی کا فتنہ	35
○ فتنوں سے بچنے کی فضیلت	36
○ نبی اکرمؐ کی بعثت مبارک اور وفات	37
○ چاند کا پھٹنا	37
○ علماء کی اموات	38
○ علم دین کی اشاعت	38
○ سرزمین عرب میں نہریں اور ہریالی	39
○ عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت	40
○ خسف، مسخ اور قذف	41
○ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا	41
○ اہل ایمان کا اجنبی ہونا	42
○ ایمان کا حرمین شریفین میں پلٹ آنا	42
○ ظہور امام مہدیؑ، خروج دجال اور نزول عیسیٰ ابن مریمؑ کے بعد کی علامات	44
○ یاجوج ماجوج کا خروج	44
○ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا	50
○ دھوئیں کا نکلنا	52
○ دابۃ الارض کا نکلنا	53
○ مکہ مکرمہ کی ویرانی	54
○ مدینہ منورہ کی ویرانی	55
○ آگ کا نکلنا ــــ سب سے آخری علامت	55
○ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی	56

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ یہودیت میں تصور دجال 58
○ ہرمجدون "Armageddon" کا ظہور دجال سے پہلے ایک معرکہ 59
○ یاجوج ماجوج جنگ کے محرکات 60
○ یاجوج ماجوج کون ہیں؟ 61
○ یاجوج کی شکست 63
○ یاجوج کے بارے میں جدید نقطہ نظر 64
○ حکمت جنگی منظر نامہ 67
○ ظہور دجال 68
○ مسیح موعود اور دجال "فکری تعارض" 73
○ تصور مسیح 74
○ یہود نے حضرت مسیح کا انکار کیوں کیا؟ 79
○ فکری تعارض 81
○ انبیائی پیشین گوئیاں، مسیح کو کیسے پہچانا جائے گا؟ 83
○ ایلیاہ بطور پیش رو 84
○ مسیح کب آئے گا؟ 85
○ مسیح کا دن 85
○ مسیح کا استقبال 88
○ یہودیوں کا مستقبل کا لائحہ عمل 90
○ مسیحیت کا دجال کے بارے میں نقطہ نظر 94
○ ہرمجدون اور عیسائی مذہبی ادب 96
○ جغرافیائی تجزیے 97
○ تاریخی تجزیے 98
○ ہرمجدون بطور پیشین گوئی 99
○ جنگ ہرمجدون عملی طور پر 101

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ مکمل جنگی منظر نامہ	102
○ مخالف مسیح کی افواج	103
○ مشرق کے بادشاہوں کی فوج	104
○ آخری جنگ عظیم	104
○ مخالف مسیح کی شکست اور خاتمہ	105
○ ہرمجدون بطور تمثیل	107
○ آمد مخالف مسیح	109
○ عہد نامہ عتیق میں مخالف مسیح کے القابات	110
○ شیطان کی نسل	110
○ چھوٹا سینگ	110
○ ترش رو بادشاہ	111
○ آنے والا شہزادہ	111
○ متکبر بادشاہ	111
○ عہد نامہ جدید میں مخالف مسیح کے القابات	111
○ گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند	112
○ پہلا سوار، سفید گھوڑے پر سوار	112
○ سمندری حیوان	112
○ زمینی حیوان	113
○ 666 ایک پُراسرار عدد	114
○ مخالف مسیح کا مفہوم	115
○ مخالف مسیح ـــــ عقیدہ	116
○ مخالف مسیح کی خصوصیات	117
○ مخالف مسیح کا تاریخی جائزہ	118
○ مسیح کی آمد ثانی اور اقامت عدل	120

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ مسیح کی آمد ثانی کی نوعیت 120

○ آمد ثانی کے نشانات 121

○ مسیح کی آمد ثانی کا وقت 123

○ مسیح کی آمد ثانی کے نتائج 124

○ خدا سے متعلق آمد ثانی کے نتائج 124

○ ایمانداروں کے حق میں 125

○ ہزار سالہ بادشاہت 125

○ مخالف مسیح اور شیطین سے متعلق مسیح کی آمد ثانی کے نتائج 126

○ انسانی معاشرہ سے متعلق خداوند کی دوبارہ آمد کے نتائج 126

○ دنیا کی عدالت کے لیے 127

○ کائنات کے حق میں 127

○ اسلام اور تصور دجال 129

○ الملاحم 129

○ جنگیں 130

○ ظہور المہدی 139

○ ظہور مہدی کی قطعیت 142

○ مہدی کا ظہور 143

○ مسیح دجال کا ظہور 149

○ مسیح دجال کا ظہور 151

○ دجال کہاں ہے؟ 152

○ دجال کون ہے؟ 154

○ کیا ابن صیاد ہی دجال ہے؟ 156

○ دجال کا حلیہ 157

○ دجال کا فتنہ 159

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- فتنۂ دجال کی حقیقت 162
- فتنۂ دجال کی مدت 165
- دجال کے پیروکار 166
- اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ فتنۂ دجال سے محفوظ رکھیں گے 170
- فتنۂ دجال سے پناہ طلب کرنے کی دعائیں 174
- نزول عیسیٰ ابن مریم 176
- حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول 178
- خاتمۂ دجال 183
- تصورِ دجال۔ تقابلی جائزہ 186
- یہودیت اور نصرانیت کے تصورِ دجال کا تنقیدی جائزہ 186
- دجال کے بارے میں بعض جدید مسلم مفکرین کے نقطۂ نظر کا علمی وتنقیدی جائزہ 192
- اسرار عالم دہلوی 194
- احمد تھامسن 197
- محمد عبدالمجید صدیقی 198
- شبیر احمد ازہر میرٹھی کا نظریۂ دجال 200
- منکرین خوارق دجال 203
- کیا موجودہ حالات کو خروج دجال کا پیش منظر قرار دیا جا سکتا ہے؟ 205
- دجال کے بارے میں جمہور علماء کا نقطۂ نظر اور ان کے دلائل 207
- حاصل بحث 215
- کتابیات 218

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیش لفظ

ہمارے پروردگار! ہر ایک تعریف و تحسین تیرے ہی لیے ہے اے مملکت و سلطنت کے فرمانروا! ہم تیرے فرمانبردار اور عاجز بندے ہیں۔

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھوں مرتبہ شکر ادا کرنے کے بعد درود و سلام اس ذات بابرکات پر جس کی سیرت طیبہ دُنیا کے ظلمت خانے کے لیے رشد و ہدایت کا آفتاب تاباں ہے۔

زیر مطالعہ کتاب دراصل راقم کا تحقیقی مقالہ ہے جو ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کے حصول کے لیے لکھا گیا ہے۔ موضوع کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مواد کے حصول کے لیے تمام امکانی ذرائع بروئے کار لائے جائیں تاکہ ایک عمدہ کاوش سامنے آئے جو ڈگری کے حصول میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ عام قارئین کے لیے بیش بہا معلومات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہو اور قارئین کو موضوع کی اہمیت و افادیت سے اچھی طرح روشناس کرا دے۔

راقم انتہائی ممنون ہے جناب خالد ڈوگر صاحب کا کہ انہوں نے اس مقالہ کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

اس کتاب کی کمپوزنگ جناب محمد ابصار اور وسیم الحسنین نے انتہائی جانفشانی سے کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

خدائے بزرگ و برتر ان تمام حضرات کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن مدد کی۔ آمین یارب العالمین۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقدمہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، امابعد!

تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ ہر دور میں اہل حق، باطل قوتوں کے خلاف برسر پیکار رہے ہیں اور جلد یا بدیر فتح اہل حق کا مقدر ٹھہری ہے۔ صفحات تاریخ میں بدر وحنین، موتہ وتبوک، قادسیہ ویرموک، ایران و روم، افغانستان و ہندوستان، شام و عراق، فلسطین اور بیت المقدس کی فتوحات کے زریں نمونے آج بھی موجود ہیں۔

حق وباطل کا یہ معرکہ قیامت تک یونہی چلتا رہے گا اور خروج دجال انہی معرکوں کے تناظر میں ہوگا، ایک طرف مٹھی بھر مسلمان پہاڑ کی چوٹی پر محصور ہوں گے اور دوسری طرف اس دور کا سب سے بڑا فتنہ گر اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا محاصرہ کیے ہوگا۔ فتنہ دجال مسلمانوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق، آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں فتنہ دجال سے بڑا فتنہ کوئی اور نہیں ہوگا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ (1)

"حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (فتنہ)

1- امام مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب بقیۃ من احادیث الدجال ۴/۲۲۶۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دجال سے بڑا اور کوئی (فتنہ) نہیں ہوگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے"۔

اس فتنے کی شدت اس قدر زیادہ ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اور انبیاء بنی اسرائیل نے بنی اسرائیل کو بطور خاص فتنہ دجال سے آگاہ کیا ہے۔

یہودیت کے موجودہ صحائف میں سے دانیال وہ کتاب ہے جس میں دجال کا تذکرہ صراحت سے ملتا ہے۔

"پھر میں نے رات کو رویا (خواب) میں دیکھا..... کہ چوتھا حیوان ہولناک، ہیبت ناک اور نہایت زبردست ہے اور اس کے دانت لوہے کے اور بڑے بڑے تھے۔ وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا اور جو کچھ باقی بچتا اس کو پاؤں سے لتاڑتا تھا"۔ (دانی ایل ۷:۷)

مسیحیت کے مذہبی ادب میں دجال کا ذکر یوحنا کے خطوط میں واضح طور پر ملتا ہے جہاں اسے مخالف مسیح (Anti Christ) کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

"اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالف مسیح (Anti Christ) آنے والا ہے۔ اس کے موافق اب بھی بہت سے مخالف مسیح پیدا ہو گئے ہیں"۔ (۱۔یوحنا ۲:۱۸)

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہودیت میں دجال کا معاملہ خاصا الجھا ہوا ہے۔ یہود کے نزدیک جنگ یاجوج ماجوج کے بعد زمام کار ان کے پاس آئے گی اور وہ مسیح موعود کے ذریعے دنیا پر قابض ہوں گے۔ لیکن مسیح موعود سے مراد ان کے ہاں "دجال" ہے کیونکہ وہ مسیح کو اپنی دانست میں قتل کر چکے ہیں۔ مسیحیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور مخالف مسیح (دجال) کی تفصیلات تو ملتی ہیں لیکن دور جدید میں چند بنیاد پرستوں نے ان عقائد کو نئے نئے معانی پہنانے شروع کر دیئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بعض دانشوروں نے عراق۔ امریکہ جنگ ۱۹۹۱ء اور امریکہ کے افغانستان پر حملے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سیدنا امام مہدی کے ظہور اور دجال کی آمد کا وقت آن پہنچا ہے اور دنیا اب قیامت کی بڑی نشانیوں کے دور میں داخل ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے۔ اور بعض نے امام مہدی کی پیدائش کا دعویٰ بھی کر ڈالا اور یہاں تک بھی کہا گیا کہ وہ ۲۰۲۰ یا ۲۰۲۵ء میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ظاہر ہوں گے۔ کچھ دانشوروں نے امریکہ اور یورپ کی موجودہ تہذیب و تمدن کو دجالی تہذیب قرار دے کر یہ فیصلہ بھی کر دیا کہ "المسیح الدجال" جس کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ آ گیا ہے اور اب مسلمانوں کو دجال کے انتظار کی زحمت نہیں کرنی چاہیے۔ (1)

اس میں شک نہیں کہ یہ فیصلہ بھی زود فکری اور زود بیانی کا نتیجہ تھا تاہم انہیں اب بھی اس پر اصرار ہے تو ہماری رائے میں دجال کے خروج کا دعوای تو قبل از وقت ہے مگر دجال جس فتنے میں دنیا کو مبتلا کرے گا اس فتنے کے ظہور کی ابتداء کسی نہ کسی رنگ میں ہو چکی ہے دوسرے لفظوں میں دجال آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن دجالیت کی آگ یقیناً بھڑک چکی ہے آخر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دجال سے پہلے بھی تیس چھوٹے چھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ (2)

پہلا باب یہودیت سے متعلق ہے جس میں جنگ یاجوج ماجوج، Armilus (دجال) اور مسیح موعود کے تعلق سے ان کے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان تحریکات کا تفصیلی ذکر ہے، جن کی بنیاد پر انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بطور مسیح قبول کرنے سے انکار کیا اور اس انکار کے نتیجے میں عقائد میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں انہیں بیان کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مسیح سے وابستہ توقعات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، ان منصوبوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اس کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے ترتیب دیے جا رہے ہیں۔

دوسرا باب مسیحیت میں تصور دجال سے متعلق ہے جسے مسیحیت میں مخالف مسیح (Anti Christ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس باب کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے، ہرمجدون اور مسیحی مذہبی ادب، آمد دجال اور مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے مسیحی عقائد کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، دور جدید کے مسیحی بنیاد پرستوں کی آراء و افکار کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان توقعات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو انہوں نے مسیح کی آمد ثانی

1- اسرار عالم، یا ساری انجیل! کیا دجال کی آمد آمد ہے، ص ٧، ٢٠٠٧ء شرقی، محمد ذکی الدین، پاکستان اور عالم اسلام کا بحران، ص ٣

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، ٣/ ٢٢٥٠

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے ساتھ وابستہ کر رکھی ہیں۔

تیسرے باب میں الملاحم، ظہور مہدی، خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقائد اسلام کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز ظہور مہدی اور خروج دجال پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ظہور مہدی کی قطعیت اور ابن صیاد کے دجال ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں پائے جانے والے شکوک وشبہات کو رفع کیا گیا ہے۔ اور متعلقہ امور کے بارے میں اسلامی تصورات کی وضاحت کی گئی ہے۔

چوتھے اور آخری باب میں یہودیت ومسیحیت کے تصور دجال کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے ان غلط فہمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو تصور دجال کے تعلق سے ان مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔

نیز دجال کے بارے میں ان مسلم مفکرین کی آراء کا علمی وعقلی محاکمہ بھی کیا ہے جنہوں نے عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ان مسلمات سے صرف نظر کیا جو امت میں متواتر چلے آرہے ہیں۔

اس کی بنیادی وجہ شاید یہی ہے کہ عصر حاضر میں ہر دانشور اور پڑھا لکھا آدمی اپنے مخاطبین کے سامنے کوئی ایسی نئی بات پیش کرنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو، اور اس سے اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ اور نہیں ہوتا کہ مخاطبین پر اس کی علمی قابلیت کی دھاک بیٹھ جائے۔ آخر میں علمائے امت کی آراء کو پیش کیا گیا ہے جو ان تمام آراء ونظریات سے ہٹ کر، حدیث نبوی کے ترجمان اور امت کے اجماعی عقائد کے حامل رہے ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ یہودیت اور مسیحیت کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے، انہی مذاہب کی کتب بطور اولین مصدر استعمال کی جائیں۔ چنانچہ یہودیت اور مسیحیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی مسلمان مصنف کی کتاب کا حوالہ اشد ضرورت کی بنا پر ہی دیا گیا ہے۔

تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کو اعراب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے مزین کیا گیا ہے۔ صرف وہی احادیث مستثنیٰ ہیں جو بعض مصنفین نے بطور حوالہ درج کی ہیں۔

نیز مسیحی بھائیوں کے جذبات کے احترام میں ان کے مذہب کو عیسائیت کی بجائے مسیحیت اور انہیں عیسائی کی بجائے مسیحی لکھا گیا ہے۔

راقم اپنی اس کوشش کو اپنی علمی بضاعتی اور کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے پیش کرتا ہے اس کتاب کی تیاری کے لیے مواد حاصل کرنے میں امکانی کوششوں سے کام لیا گیا ہے۔ خداوند قدوس اس حقیر محنت کو فضل عظیم سے بارآور فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مدثر حسین سیان

پی۔ایچ۔ڈی سکالر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تمہید

قیامت کسے کہتے ہیں؟:

قیامت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ (ق-و-م) ہے اور یہ "موت کے بعد اٹھنے" کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مرتضٰی الزبیدی اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قیل اصلہ مصدر قام الخلق من قبورھم قیامۃ۔"(1)

کہا گیا ہے کہ اس کا مصدر مخلوق کا قبروں میں سے یکبارگی کھڑا ہونا ہے۔

ابن منظور لسان العرب میں رقم طراز ہیں:

"یوم البعث یقوم فیہ الخلق بین یدی الحی القیوم۔"(2)

"روز قیامت سے مراد وہ دن ہے جس دن مخلوق اپنے زندہ و جاوید رب کے سامنے کھڑی ہوگی"۔

امام راغب اصفہانی اس کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قیامت کے معنی انسان کے یکبارگی قیام یعنی کھڑا ہونے کے ہیں اور قیامت کے یکبارگی وقوع پذیر ہونے پر تنبیہ کرنے کے لیے لفظ قیام کے آخر میں تاء (ۃ) کا اضافہ کیا گیا ہے"۔(3)

مفتی محمد شفیع وقوع قیامت کی عقلی دلیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

1- مرتضٰی الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس ۵۹۸/۱۷

2- ابن منظور، لسان العرب ۳۶۲/۱۱

3- امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مترجم مولانا محمد عبدہ فیروز پوری ۸۸۰-۸۱/۲

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"قیامت کا آنا اور حساب وکتاب ہونا اور نیک وبد کی جزاو سزا یہ سب عقلاً ضروری ہے کیونکہ اس کا تو دنیا میں ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ دنیا میں جو عموماً فساق، فجار، بدکار، ظالم، چور اور ڈاکو ہیں نفع میں رہتے ہیں۔ ایک چور اور ڈاکو ایک رات میں بعض اوقات اتنا کما لیتا ہے کہ شریف آدمی عمر بھر میں بھی نہ کما سکے۔ پھر وہ نہ خوف خدا و آخرت کو جانتا ہے اور نہ وہ کسی شرم وحیاء کا پابند ہے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو جس طرح چاہے پورا کرتا ہے اور نیک شریف آدمی اول تو خدا سے ڈرتا ہے وہ بھی نہ ہو تو برادری کی شرم وحیاء سے مغلوب ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے زمانے میں بدکار، بدمعاش کامیاب اور نیک شریف آدمی ناکام نظر آتا ہے۔ اب اگر آگے بھی کوئی وقت ایسا نہ آئے۔ جس میں...... نیک کو اچھا بدلہ ملے بد کو سزا ملے تو پھر اول تو کسی برائی کو برائی اور گناہ کو گناہ کہنا لغو اور بے معنی ہو جاتا ہے کہ وہ ایک انسان کو بلاوجہ اس کی خواہشات سے روکنا ہے، دوسرے پھر عدل وانصاف کے کوئی معنی باقی نہیں رہتے جو لوگ خدا کے وجود کے قائل ہیں وہ اس کا کیا جواب دیں گے کہ خدا تعالیٰ کا انصاف کہاں گیا؟"(1)

قیامت کب آئے گی؟:

اس بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ ......

الآیۃ" (الاعراف ۱۸۷)

"آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ کہہ دیجئے کہ اس کی خبر میرے رب کے پاس ہے"۔

1- مفتی محمد شفیع، معارف القرآن ۸/۵۲۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا" (بنی اسرائیل ۵۱)

"اور وہ کہتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ فرما دیجئے کہ عجب نہیں قریب ہی آ گئی ہو"۔

آثارِ قیامت:

قیامت کا آنا یقینی ہے لیکن قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ البتہ قیامت برپا ہونے سے پہلے کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝" (حٰم السجدہ ۵۳، ۵۴)

"عنقریب دکھائیں گے ہم انہیں نشانیاں آفاق میں بھی اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی یہ بات کہ یہ کتاب حق ہے کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے آگاہ رہو کہ یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں اور سن رکھو کہ وہ ہر چیز کا پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے"۔

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں (آدمی کی شکل میں) تشریف لائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کا علم سوال کئے گئے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو سوال کرنے والے (یعنی حضرت جبرائیل) سے زیادہ نہیں البتہ میں تمہیں قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں۔ فرمایا: "عورت کا اپنا مالک جننا، ننگے پاؤں پھرنے والوں کا حاکم بننا اور بکریاں چرانے والوں کا بڑی عمارتیں تعمیر کرنا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (1)

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح، کتاب الایمان ۱/۸۶

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قیامت کا حتمی علم اللہ ہی جانتا ہے البتہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف اوقات میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے فتنوں، پیش آنے والے بعض واقعات اور قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والی علامات سے آگاہ فرمایا ہے۔

علامات قیامت کی تفصیلات میں جانے سے پہلے سابقہ ادیان کے دیگر فریق کی کتب کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہاں علامات قیامت بیان ہوئی ہیں کہ نہیں۔

یہودیت کے مقدس صحائف میں ایسی آیات ملتی ہیں جن سے علامات قیامت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

"آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ، پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا...... اور وہ بہت سی امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا"۔ (میکاہ۴:۱،۳)

"میں ان کی روش کی سزا اور ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا۔ چونکہ ان کو خداوند کا خیال نہیں اس لیے وہ کھائیں گے پر آسودہ نہ ہوں گے وہ بدکاری کریں گے لیکن زیادہ نہ ہوں گے۔ بدکاری اور مے اور نئی مے سے بصیرت جاتی رہی ہے"۔ (ہوسیع ۴:۹،۱۱)

"اور میں زمین و آسمان میں عجائب ظاہر کروں گا یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک اور عظیم روز آئے آفتاب تاریک اور مہتاب خون ہو جائے گا"۔ (یوایل ۲:۳۰،۳۱)

"سن لو! خداوند اس زمین کو خالی اور سرنگوں کر کے ویران کرتا ہے اور اس کے باشندوں کو تتر بتر کرتا ہے"۔ (یسعیاہ ۲۴:۱)

"اور اس روز روشنی نہ ہوگی اور اجرام فلک چھپ جائیں گے۔ پر ایک دن ایسا آئے گا جو خداوند ہی کو معلوم ہے...... اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا"۔ (زکریاہ ۱۴:۷،۱۰)

یہودیت کی طرح مسیحیت میں بھی قیامت کی نشانیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً انجیل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

متی میں بیان ہوا ہے کہ جب شاگردوں نے پوچھا کہ "تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا"۔

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا:

"خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔خبردار گھبرا نہ جانا! کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے"۔ (متی ۲۴:۵،۸)

مندرجہ بالا امثال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام کی طرح دیگر سابقہ ادیان میں بھی قیامت اور اس سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا ذکر موجود ہے۔

ذخیرہ احادیث میں قیامت کے تعلق سے ہمیں تین طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ پہلی قسم کی احادیث وہ ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امت میں پیدا ہونے والی گمراہیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ مثلاً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی، شراب کا بکثرت استعمال ہوگا، کھلم کھلا زنا ہوگا"۔ (1)

دوسری قسم احادیث کی وہ ہے جن میں آپ ﷺ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض تبدیلیوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً سرزمین عرب میں چراگاہوں کا بننا اور نہروں کا جاری ہونا، دولت کی فراوانی ہونا وغیرہ۔

تیسری قسم ان احادیث کی ہے جن میں قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والے واقعات بیان کیے گئے ہیں مثلاً امام مہدی کا ظہور، آمد دجال، یاجوج ماجوج کا خروج وغیرہ۔

ہم نے علامات قیامت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک وہ علامات ہیں جو ظہور امام مہدی، خروج دجال اور نزول عیسیٰ سے پہلے وقوع پذیر ہوں گی۔ دوسری وہ جو ان کے بعد ظاہر ہوں گی۔

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب رفع العلم فی آخر الزمان ۲/۲۰۵۶

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فتنوں کا ظہور

قیامت سے پہلے فتنے بارش کے قطروں کی طرح پے در پے ظاہر ہوں گے:

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی؟ قَالُوْا لَا قَالَ: فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْقَطْرِ۔ رواہ البخاری۔ (1)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ''جو میں دیکھتا ہوں کیا تم دیکھتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے قریب ہر طرف فتنے ہی فتنے اور مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی:

عَنْ مُعَاوِیَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بَلَاءٌ وَ فِتْنَۃٌ رواہ ابن ماجہ (2)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے قریب) دنیا میں سوائے مصیبتوں اور فتنوں کے کچھ باقی نہیں رہ جائے گا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

1- البخاری محمد اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ ویل للعرب ص: ۱۲۱۸

2- ابن ماجہ عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب شدۃ الزمان ۲/۳۲۶۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فتنوں کی شدت:

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنے اتنے شدید ہوں گے کہ زندہ لوگ مُردوں پر رشک کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ)) رواہ البخاری (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزرے گا تو کہے گا کاش! اس کی جگہ میں ہوتا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

علم کا اُٹھ جانا:

علم دین کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہونا قرب قیامت کی نشانی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ لَاَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْهَا الْجَهْلُ وَیُرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَیَكْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)) رواہ البخاری (2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت چھا جائے گی، علم (دین) اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قِیْلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)) رواہ احمد (3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی

1- البخاری محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعۃ حتیٰ یغبط اهل القبور ۱۲۳۶

2- البخاری محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن ۱۲۲۸

3- امام احمد بن حنبل مسند احمد ۲/۳۵۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حتیٰ کہ علم اٹھا لیا جائے گا جہالت پھیل جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "ہرج کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قتل" اسے احمد نے روایت کیا۔

والدین کی نافرمانی:

قیامت کے قریب اولاد اپنے والدین کی نافرمان اور گستاخ ہو جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتَی السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ سَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا کَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْیَانِ فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ)) ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ...... الْاٰیَة)) رواہ ابن ماجه (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھنے لگا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا "قیامت کے بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی تمہاری طرح مجھے بھی اس کا علم نہیں) لیکن میں تجھے اس کی بعض نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب عورت اپنا مالک (یعنی نافرمان اولاد) جنے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کے نشانیوں میں سے ہے اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے قیامت کا وقت ان پانچ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت ں (ترجمہ) "بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، بارش وہی برساتا ہے (یعنی علم ہے کہ بارش کب ہوگی) ماؤں کے رحموں میں جو کچھ ہے اسے بھی وہی جانتا ہے شخص نہیں جانتا کل وہ کیا کرے گا (اللہ جانتا ہے) نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ جگہ فوت ہوگا۔ (اللہ جانتا ہے)" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ں کا ناپید ہونا:

قیامت کے قریب قرآن وحدیث پڑھے اور پڑھائے جائیں گے لیکن ان پر عمل ں کیا جائے گا۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ لْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ نَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ تُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ جِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟)) رواه ابن ماجه (۱)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر ہوا تو ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا"۔ میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ! علم کیسے اٹھ جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنی اولاد کو قرآن تے ہیں اور وہ آگے اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا گا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کے دار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہود ونصاریٰ تورات اور انجیل کو پڑھتے لیکن ان میں جو کچھ ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے"۔ اسے ابن ماجہ نے ت کیا ہے۔

ن ماجہ لابی عبداللہ بن یزید سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب ذهاب القرآن والعلم ۱۳۴۴/۲

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امانت کا اٹھ جانا:

قیامت سے قبل ایسا وقت آئے گا کہ اچھا بھلا ایماندار آدمی راتوں رات بے ایمان ہو جائے گا۔ ایمانداری اس طرح ختم ہو گی کہ ایمانداری کی مثال دینے کے لیے صرف ایک آدھ آدمی زندہ ہو گا۔ بظاہر بڑے بڑے عقلمند، مدبر اور ایماندار نظر آنے والے لوگ بھی بباطن بے ایمان ہوں گے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی فِیْھَا اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ وَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ فَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا اَظْرَفَہٗ وَمَا اَجْلَدَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَلَا اُبَالِیْ اَیُّکُمْ بَایَعْتُ لَئِنْ کَانَ مُسْلِمًا رَدَّہٗ عَلَیَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ کَانَ نَصْرَانِیًّا رَدَّہٗ عَلَیَّ سَاعِیْہِ وَاَمَّا الْیَوْمَ فَمَا کُنْتُ اُبَایِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا)) رواہ البخاری (1)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک (اچھا بھلا ایماندار) آدمی (رات کو) سوئے گا اور اس کے دل سے ایمانداری نکال لی جائے گی بس ایک سیاہ داغ کی طرح ایمانداری کا نشان باقی رہ جائے گا اگلے روز سوئے گا تو (رہی سہی) ایمانداری بھی اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور صرف آبلے کی طرح ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا جس طرح (آگ کا) ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لگانے سے آبلہ پھول جاتا ہے جس کا نشان تو ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا (قیامت کے قریب) لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں ایمانداری نہیں ہو گی یہاں تک کہ (ایماندار

1۔ البخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب اذا بقی فی حثالۃ من الناس، ۱۳۳۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دی کی صرف مثال باقی رہ جائے گی) لوگ کہیں گے کہ فلاں خاندان میں ایک امانت
آدمی موجود ہے (اور حال یہ ہوگا) کہ ایک آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے فلاں بڑا
لمند ہے، بڑے ظرف والا ہے، بڑا بہادر ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے
بر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ پر ایک ایسا وقت گزر چکا
ہے کہ مجھے اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ کس سے تجارت کروں کس سے نہ کروں اگر
سلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کرتا کہ وہ بے ایمانی نہ کرے، عیسائی ہوتا تو اس کے حاکم
سے مجبور کرتے کہ وہ بے ایمانی نہ کرے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں (یعنی ایک دو
دمیوں) کے ساتھ ہی تجارت کرتا ہوں"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جھوٹی گواہی:

قیامت کے قریب جھوٹی گواہیاں عام ہوں گی اور سچی گواہی دینے والا کوئی نہیں
ہوگا۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ قَطْعَ الْاَرْحَامِ
وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرَ الْقَلَمِ)) رواہ احمد۔ (1)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے
پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

- جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا۔
- تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی۔
- قطع رحمی۔
- جھوٹی گواہی دینا۔
- سچی گواہی کو چھپانا۔ (ذر

---

(1) مسند احمد بن حنبل، مسند احمد ۱/۴۰۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

6- قلم کا ظاہر ہونا"۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

صرف جان پہچان والوں کو سلام کہنا:

صرف جان پہچان والوں کو سلام کہنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ)) رواه احمد (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو صرف جان پہچان کی وجہ سے سلام کرے گا"۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَاَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهُ رواه الطبرانی (2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا لیکن دو رکعت نماز ادا نہیں کرے گا اور سلام صرف اسے کہے گا جسے وہ پہچانتا ہے"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا:

قیامت کے قریب اچھے اور برے لوگ سب ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائیں گے کوئی کسی کو نیکی کا حکم نہیں دے گا نہ برائی سے روکے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ

1- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۱/۴۰۶

2- البانی، ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر، ۵/۲۱۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مُو وأماناتُهُمْ، فاختلفُوا وكانُوا هكذا؟)) (وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ) قَالُوا: كَيْفَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ وَتَدَعُونَ مَا
ونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ)) رواه ابن ماجة (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت جلد
ت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور صرف برے ہی باقی رہ جائیں گے
ور امانت خلط ملط ہو جائیں گے (یعنی ان کی پروا نہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ
ں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے''۔ اور آپ نے ایک
ں انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض
اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے نیکی
س پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے
چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

کا نا اہل حکمرانوں کو پسند کرنا:

قیامت سے پہلے عوام جانتے بوجھتے حکومت کی ذمہ داریاں نا اہل اور بد دیانت
کے سپرد کریں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ))
كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ
)) رواه البخاري۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی
اس وقت قیامت کا انتظار کر''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ''یا رسول
ﷺ امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب حکومت

ابن ماجه ابي عبدالله بن يزيد، سنن ابن ماجه ابواب الفتن، باب التثبت في الفتنة ۲/۱۳۰۸

البخاري، محمد بن إسماعيل البخاري، صحيحه، كتاب الرقاق، باب رفع الأمانة ۱۱۳۶

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ان لوگوں کو دی جائے جو اس کے اہل نہ ہوں، تو قیامت کا انتظار کر"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

تجارت کی کثرت:

تجارت اس قدر عام ہو جائے گی کہ لوگ لکھنا پڑھنا پسند نہیں کریں گے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَۃُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَيَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ لَا حَتّٰى اَسْتَامِرَ تَاجِرَ بَنِیْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِی الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ)) رواہ النسائی۔ (1)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال عام ہو جائے گا اور بہت بڑھ جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی، علم ظاہر ہوگا، ایک آدمی مال فروخت کرے گا لیکن پھر انکار کر دے گا کہے گا نہیں، پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کرلوں (یعنی بدعہدی کرے گا) اور ایک بڑے محلّے میں کوئی لکھنے والا (یعنی منشی یا محرر وغیرہ) تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

جھوٹ کی کثرت:

قیامت سے پہلے جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ وَيَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ قِيْلَ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ (2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی

1- نسائی، ابوعبدالرحمٰن، سنن نسائی، کتاب البیوع، باب التجارۃ ۳/۹۲۹

2- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۲/۵۱۹

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ب تک فتنے ظاہر نہ ہوں جھوٹ کی کثرت ہو جائے گی، تجارتی مراکز عام ہو جائیں گے،
ت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا"۔ عرض کیا گیا: "ہرج کیا ہے؟"
پ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قتل کرنا" اسے احمد نے روایت کیا۔

انوں اور آلات موسیقی کی کثرت:

قیامت سے پہلے گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ
قَذْفٌ وَمَسْخٌ)) قِيْلَ وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ
قَيْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ)) رواه الطبراني۔ (1)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری
انے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا"۔ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ یہ کب ہوگا؟"
پ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں
اہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بے حیائی اور فحش گوئی کی کثرت:

قیامت سے پہلے فحاشی، بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ
التَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ
التَّفَاحُشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَحَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَيُخَوَّنَ الْاَمِيْنُ))
واہ احمد (2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ

الہیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۸/۳۰
امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۲/۱۸۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے حیائی اور فحش گو کو پسند نہیں فرماتا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو، قطع رحمی کی جائے، ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے"۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

خوں ریزی کی کثرت:

قیامت سے قبل خوں ریزی اور قتل عام ہو جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ وَیَنْزِلُ فِیْھَا الْجَھْلُ وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرْجُ وَالْھَرْجُ الْقَتْلُ)) رواہ مسلم (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے ایسے شب و روز آئیں گے کہ ان میں علم (دین) اٹھا لیا جائے گا اور جہالت اترے گی (یعنی عام ہوگی) اور ہرج عام ہوگا، ہرج کا مطلب ہے قتل۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

لباس کے باوجود ننگی عورتوں کا فتنہ:

عورتوں کا تنگ، باریک یا عریاں لباس پہن کر اپنے جسم اور حسن کی نمائش کرنا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا)) رواہ مسلم (2)

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب رفع العلم فی آخر الزمان ۳/۲۰۵۰

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب صفۃ المنافقین، باب جھنم اعاذنا اللہ منھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنم میں جانے والی دو
ں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں، جن
پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا)
ریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں،
ں کو بہکانے والیاں، اور خود بہکنے والیاں، ان کے بال سرختی اونٹوں کی کوہان کی
(بالوں میں اونچے جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ ایسی
ں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل
ت سے آتی ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

...وں کی حکمرانی کا فتنہ:

عورت کا حکمران بننا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِیَ اللّٰہُ بِکَلِمَۃٍ اَیَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّ
...مَلَّکُوْا اِبْنَۃَ کِسْرٰی قَالَ ((لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمُ امْرَاَۃً)) رواہ البخاری (1)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ
ﷺ کی ایک بات نے بہت فائدہ پہنچایا جو آپ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی، جب
ﷺ کو معلوم ہوا کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے۔ آپ ﷺ
ارشاد فرمایا: "وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو عورت کو اپنا حاکم بنالے"۔ اسے بخاری
روایت کیا ہے۔

...و نصاریٰ کی پیروی کا فتنہ:

کفار کی پیروی کرنے کے معاملہ میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَا تَتْرُکُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ شَیْئًا

البخاری محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح کتاب الفتن باب الفتنۃ التی تموج کموج
...۱۲۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مِنْ سُنَنِ الْاَوَّلِیْنَ حَتّٰی تَأْتِیَہٗ)) رواہ الطبرانی (1)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ امت پہلی امتوں کے طریقے اختیار کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گی"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قیامت سے پہلے مسلمان عقائد، معاشرت، عادات و اطوار، لباس، تراش خراش، چال ڈھال، رہن سہن، خورد و نوش وغیرہ ہر چیز میں کفار کی پیروی کرنے لگیں گے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَأْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَھَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ)) فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ ((وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِکَ)) رواہ البخاری (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت پہلی امتوں کے طور طریقے اختیار نہ کرلے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے"۔ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا اگلی امتوں سے مراد آتش پرست اور عیسائی ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پھر کون؟" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

فتنوں سے بچنے کی فضیلت:

فتنوں کے دوران ایمان پر قائم رہنے والا بڑا خوش نصیب ہوگا۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷺ قَالَ: اَیْمُ اللّٰہِ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا)) رواہ ابی داؤد (3)

1- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب الفتن ۷/۵۱۵

2- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب قول النبی ﷺ لتتبعن سنن من کان قبلکم ۱۳۶۰

3- ابو داؤد سلیمان السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن باب النھی عن السعی فی الفتنۃ ۹۹/۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو (فتنوں میں) آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا اس کے کیا ہی کہنے"۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

...اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک اور وفات:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ... رواه البخاري (1)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں (کلمہ شہادت اور درمیانی انگلی) کو اونچا کرکے اشارہ سے بتایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) ...مسلم۔ (2)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

...ند کا پھٹنا:

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند کا پھٹنا قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ٥ (القمر 1)

"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا"۔

البخاری محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ بعثت انا ...ساعۃ کہاتین ص: ١٢٢٧

مسلم ابن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن باب قرب الساعۃ ٤/٢٢٦٨

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔ رواہ البخاری (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی مانگی آپ ﷺ نے انہیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

علماء کی اموات:

قیامت کے قریب علماء کی اموات کثرت سے ہوں گی۔ جاہل لوگ مفتی بن کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)) رواہ البخاری (2)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے" اللہ تعالیٰ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا بلکہ علماء کی موت سے علم دین ختم کردے گا حتی کہ جب ایک بھی عالم نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا راہنما (سردار) بنالیں گے ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کردیں گے"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

علم دین کی اشاعت:

قیامت سے قبل علم دین کی اتنی اشاعت ہوگی کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام پہنچ

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب سوال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ آیۃ ۔٣٦١٠

2- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم ١٠٠

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائے گا۔

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَذُلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ)) رواه احمد والطبرانی (1)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اسلام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک گردشِ لیل ونہار پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کوئی مٹی کا گھر یا خیمہ ایسا نہیں چھوڑیں گے جہاں یہ دین داخل نہ ہو۔ یہ دین عزت والوں کی عزت میں اضافہ کرے گا اور ذلیل لوگوں کی ذلت میں اضافہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ عزت والوں اور اس کے ماننے والوں کو مزید عزت دے گا اور ذلیل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کفر کے ساتھ ذلیل کرے گا"۔ اسے احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے:

سرزمین عرب میں نہریں اور ہریالی:

سرزمین عرب سرسبز وشاداب ہوجائے گی اور اس میں نہریں بہنے لگیں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا)) رواه مسلم (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہوجائے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور سرزمین عرب سرسبز وشاداب

1- الهيثمي، حافظ نور الدين علي بن ابي بكر، مجمع الزوائد ٦/٧

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها ٢/٧١١

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی"۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)) رواہ احمد (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے سرزمین عرب میں سرسبز و شاداب چراگاہیں اور نہریں ہوں گی ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اور اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بہت زیادہ ہوگا"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قتل" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت:

قیامت سے قبل عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ چالیس چالیس، پچاس پچاس عورتوں کی کفالت کے لیے صرف ایک مرد ہوگا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ)) رواہ مسلم (2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں

1- الہیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۶۳۹/۷

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح، کتاب الزکوۃ باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لا یوجد من یقبلہا ۸۰۰/۲

www.iqbalkalmati.blogspot.com

...یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

...ف، مسخ اور قذف (1):

قیامت کے قریب آبادیوں کے زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمان سے ...ر برسنے جیسے واقعات ہوں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ ...سْخٌ وَقَذْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ ...نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ)) رواه الترمذی (2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس امت کے آخری ...وں میں زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسنے کے ...عات ہوں گے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم نیک ...وں کے ہوتے ہوئے ہلاک ہو جائیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں! جب ...ق و فجور غالب ہو جائے گا تو لوگ ہلاک ہوں گے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

...یائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا:

دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جسے حاصل کرنے کے لیے ننانوے (99) فیصد لوگ قتل ہو جائیں گے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُوْشِكُ ...فُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ ...دَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ ...نْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ)) رواه مسلم (3)

خسف سے مراد ہے زمین میں دھنسنا، مسخ سے مراد ہے شکلوں کا بدلنا اور قذف سے مراد ہے پتھروں کا برسنا۔

الترمذی ابو عیسیٰ محمد، جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب فی الخسف ۴/۴۷۹

مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ باب یوشک الفرات عن ...ل من ذھب ۴/۲۲۲۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "عنقریب فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا لوگ جب سنیں گے (اسے حاصل کرنے کے لیے) اس طرف چل پڑیں گے جو لوگ اس وقت فرات پر موجود ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا (انہیں نہ روکا) تو وہ سارے کا سارا پہاڑ ہی لے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر لڑائی ہوگی اور ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اہلِ ایمان کا اجنبی ہونا:

قیامت کے قریب ایماندار افراد اپنے ہی معاشرے اور ماحول میں اجنبی بن کر رہ جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)) رواه مسلم (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسلام کی ابتداء بھی اجنبیت سے ہوئی اور (آخری زمانے میں) یہ اجنبیت کی طرف ہی پلٹ جائے گا، لہٰذا مبارک ہو اجنبی (یعنی ایماندار) لوگوں کو"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایمان کا حرمین شریفین میں پلٹ آنا:

قیامت سے پہلے ایمان صرف مکہ اور مدینہ میں رہ جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا)) رواه مسلم (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسلام

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان ان الاسلام بداء غریبا ۱/۱۳۰

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان ان الاسلام بداء غریبا و سیعود غریبا ۱/۱۳۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شروع میں بھی اجنبی تھا (یعنی لوگ اس کے دشمن تھے) اور دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں جائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا)) رواہ مسلم (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً ایمان سمٹ کر اسی طرح مدینہ میں آجائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- المترجم السابق

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ظہورِ امام مہدی، خروجِ دجال اور
نزولِ عیسیٰ ابن مریم کے بعد کی علامات

[illegible]

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔" آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا: "اب آگ دہکاؤ۔" حتیٰ کہ جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ ہوگئی تو اس نے کہا: "لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا"۔

قیامت کے قریب جب یاجوج ماجوج کو نکالا جائے گا تو وہ پوری دنیا پر یورش کر دیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ٥ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٥ (انبیاء ۹۶،۹۷)

"جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اس وقت سچا وعدہ (قیامت) پورا ہونے کا وقت آ پہنچے گا، اس وقت ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا، کہیں گے "ہائے! ہماری کم بختی ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم (واقعی) خطاکار تھے"۔

یاجوج ماجوج ایک دیوار کے پیچھے قید ہیں جس سے نکلنے کے لیے وہ صبح سے شام تک اسے کھودتے رہتے ہیں لیکن جب دوسرے دن آ کر دیکھتے ہیں تو دیوار اپنی اصلی حالت پر قائم ہوتی ہے۔ جس روز وہ شام کو ان شاء اللہ کہہ کر گھروں کو لوٹیں گے اس سے اگلے روز وہ دیوار میں نقب لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ گردن کی بیماری میں مریں گے۔ اور تعداد میں اتنے زیادہ ہوں گے کہ مرنے کے بعد جانور اور مویشی ان کی لاشیں کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ يَحْفِرُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ، حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ: اِرْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى

www.iqbalkalmati.blogspot.com

النَّاسِ حَفَرُوا حَتّٰى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَثْنَوْا فَيَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَحْفِرُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيُنْشِفُوْنَ الْمَاءَ وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِيْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِيْ اجْفَظَّ فَيَقُوْلُوْنَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِيْ أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ)) رواه ابن ماجة(1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کھودتے ہیں جب وہ اتنی کھود لیتے ہیں کہ سورج کی شعاع نظر آ جائے تو ان کا بادشاہ کہتا ہے کہ اب واپس چلو باقی کل کھودیں گے (چنانچہ وہ لوٹ جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس دیوار کو دوبارہ اصلی حالت پر لوٹا دیتا ہے جب ان کی قید کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر ظاہر کرنا چاہے گا تو وہ دیوار کھودیں گے حتیٰ کہ انہیں سورج کی شعاعیں نظر آنے لگیں گی تو ان کا بادشاہ ان سے کہے گا اچھا اب چلو باقی انشاء اللہ کل کھودیں گے اور جب ان شاء اللہ کہیں گے تب۔ وہ اگلے روز چلیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی شروع کر دیں گے تب وہ اگلے روز چلیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی شروع کر دیں گے اور باہر نکل آئیں گے۔ پانی ختم کر ڈالیں گے لوگ اپنے اپنے قلعوں میں پناہ لے لیں گے (قلعوں سے باہر کوئی نہیں بچے گا) پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر زمین پر گریں گے اور یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے زمین والوں کو بھی مغلوب کر دیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے تب اللہ تعالیٰ ان کی

1- ابن ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنة الدجال وخروج عیسی [illegible] ۲/۶۵-۱۳۶۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گردنوں میں کیڑے پیدا فرما دے گا اور زمین کے جانور اور مویشی ان کی لاشوں کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے“۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد خلافت میں ہی یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگی کہ ان کی نصف تعداد بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے اس دوران یاجوج ماجوج باقی لوگوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اہل زمین کو قتل کرنے کے بعد وہ اپنے تیر آسمانوں کی طرف پھینکیں گے تیر خون آلودہ زمین پر گریں گے تو یاجوج ماجوج کہیں گے کہ انہوں نے آسمانی مخلوق کو بھی قتل کر دیا ہے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُھُمْ عَلٰی بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْھَا وَیَمُرُّ اٰخِرُھُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِھٰذِہٖ مَرَّۃً مَاءٌ ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی یَنْتَھُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ وَھُوَ جَبَلُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ ھَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَاءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرُدُّ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ نُشَّابَھُمْ مَخْضُوْبَۃً دَمًا وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِھِمْ خَیْرًا مِّنْ مِّائَۃِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِھِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَہٗ زَھَمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی و اصحابہ الی اللّٰہ فَیُرْسِلُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ حَیْثُ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا لَا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَفَۃِ)) رواہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسلم (1)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دجال کو قتل کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا آپ میرے مسلمان بندوں کو کوہ طور کی پناہ میں لے جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ (2) پر پہنچے گا تو کہے گا "کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟" پھر آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے (یعنی بیت المقدس) اور کہیں گے کہ "ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں"۔ چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر، خون آلود واپس پلٹائے گا۔ (اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے) اس دوران عیسیٰ اور ان کے مسلمان ساتھی کوہ طور پر محصور ہوں گے (اور ان کا سامان خورد و نوش ختم ہو جائے گا) حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے (اس مصیبت سے نجات کے لیے) دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرما دے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مر جائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی کوہ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے، لیکن زمین پر ایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی نہیں پائیں گے جن سے بدبو اور سڑاند اٹھ رہی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جس کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی وہ پرندے ان کی لاشوں

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/۲۲۵۲،۵۰

2- شام کے سرحدی شہر (الفیق یا طبریہ) سے مغرب کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑی جھیل ہے جسے طبریہ کہا جاتا ہے اسی جھیل سے دریائے اردن نکلتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھو ڈالے گی، یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بدبو سے) پاک اور صاف کر دے گا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

یاجوج ماجوج کا فتنہ بہت تباہ کن فتنہ ہوگا۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَعَقَدَ بِيَدِهِ عَشَرَةً قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)) رواه ابن ماجة(1)

حضرت زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا الٰہ الا اللہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے ایک ایسے فتنے کی وجہ سے جو قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا"۔ اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت اور انگوٹھے ملا کر دکھائے۔ حضرت زینبؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی میں ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "(نہیں بلکہ اس وقت ہلاک ہوں گے) جب برائی عام ہو جائے گی"۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

محمد اقبال کیلانی لکھتے ہیں:

"یاجوج ماجوج کا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ نکلتے ہی قتل و غارت اور خون ریزی شروع کر دیں گے روئے زمین پر اپنے علاوہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ کوہ طور پر پناہ حاصل کریں گے اور بچ جائیں گے"۔(2)

1- ابن ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب ما یکون من الفتن ۱۳۰۵/۲

2- کیلانی، محمد اقبال، علامات قیامت کا بیان ص ۹۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یاجوج ماجوج اولاد آدم سے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ وَلَوْ اُرْسِلُوْا لَاَفْسَدُوْا عَلَی النَّاسِ مَعَایِشَھُمْ)) رواہ الطبرانی (1)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یاجوج ماجوج آدم کی اولاد سے ہیں اگر وہ (آبادیوں میں) بھیج دیئے جاتے تو لوگوں کے اسباب زندگی (معیشت) برباد کردیتے"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

یاجوج ماجوج کے چہرے چوڑے اور موٹے، آنکھیں چھوٹی، بال سرخی مائل سیاہ ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَعَالٰی ((اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ لَا عَدُوَّ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتّٰی یَاْتِیَ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْعُیُوْنِ صُھْبُ الشِّعَافِ وَمِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ))

رواہ احمد و الطبرانی (2)

حضرت ابن حرملہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "تم لوگ کہتے ہو کہ اب دشمن نہیں رہا حالانکہ تم لوگ ہمیشہ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے چوڑے چہروں والے، چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے چپٹا ابھری ڈھال جیسے (موٹے) ہوں گے"۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مغرب سے سورج کا طلوع ہونا:

قیامت سے قبل سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ

1- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۱۳/۳

2- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۱۳/۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا)) رواه مسلم (1)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لیے نفع بخش نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سورج روزانہ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کر کے مغرب میں غروب ہوتا ہے ایک روز اللہ تعالیٰ سورج کو مغرب میں غروب ہونے کی اجازت نہیں دے گا حکم ہوگا مغرب سے مشرق کی طرف واپس پلٹ جا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟)) قَالَ: قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) رواه مسلم (2)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ابوذر! کیا تجھے معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ (مغرب کی سمت پہنچ کر) سجدے کی اجازت مانگتا ہے اور

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان 1/137

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان 1/139

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسے اجازت دی جاتی ہے (جب غروب ہوتا ہے) ایک بار اسے کہا جائے گا جدھر سے آئے ادھر لوٹ جاؤ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہوگا"۔ (اور مشرق کی طرف غروب ہوگا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔

عَنْ اَبِی مُوسٰیؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّہَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) رواہ مسلم (1)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ ﷻ رات کے وقت اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے شاید دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اللہ تعالیٰ ایسا کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔ (اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دھوئیں کا نکلنا:

قیامت سے پہلے آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا جو سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(الدخان: 10-11)

"پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ہے دردناک عذاب"۔

دھوئیں کی علامت ظاہر ہونے کے بعد کسی کا ایمان یا نیک عمل یا توبہ اس کے کام نہیں آئے گی۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب 2113/1

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

1- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

2- دھوئیں کا نکلنا

3- دجال کا ظاہر ہونا

4- جانور کا نکلنا

5- انفرادی عذاب

6- اجتماعی عذاب"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دابۃ الارض کا نکلنا:

قیامت کے قریب ایک جانور زمین سے نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ٥ (النمل:۸۲)

"اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آپہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (اور کہے گا) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے"۔

قیامت سے پہلے چاشت کے وقت زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور نکلے گا جسے دابۃ الارض کہا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب بقیۃ من احادیث الدجال ۲۲۶۷/۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَأَيَّتُهُمَا مَاخَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرٰى فَالْأُخْرٰى فَالْأُخْرٰى مِنْهَا قَرِيْبٌ قَالَ: عَبْدُاللّٰهِ وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا رواه ابن ماجة (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ اور (دوسری) چاشت کے وقت جانور کا نکلنا ہے"۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں "ان دونوں باتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوں گی۔ میرا خیال ہے کہ پہلے مغرب سے سورج طلوع ہوگا"۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مکہ مکرمہ کی ویرانی:

قیامت کے قریب اللہ کے گھر کا حج کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ)) رواه الحاكم۔ (2)

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ کوئی بھی آدمی بیت اللہ شریف کا حج کرنے والا نہیں رہے گا"۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے:

قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)) رواه البخاري۔ (3)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو چھوٹی پنڈلیوں

1- ابن ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربہا ۲/۱۳۵۳

2- النیشا پوری ابو عبداللہ محمد، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم ۴/۴۵۳

3- [illegible] الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب [illegible]

www.iqbalkalmati.blogspot.com

والا حبشی کعبہ شریف کو ڈھا دے گا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ کی ویرانی:

لوگ مدینہ منورہ چھوڑ کر اپنی اپنی پسندیدہ اور آرام دہ جگہوں پر رہائش اختیار کریں گے اور مدینہ منورہ بے آباد ہو جائے گا۔

عَنْ سُفْیَانَ ابْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ)) رواہ البخاری (1)

حضرت سفیان بن ابوزہیرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "یمن فتح ہوگا اور وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور لائیں گے اور اپنے اہل وعیال نیز جو ان کی بات مان لیں گے انہیں بٹھا کر اپنے ساتھ یمن لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہنا ان کے لیے بہتر ہوتا شام فتح ہوگا اور وہاں سے بھی لوگ سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے علاوہ جو ان کی بات مان لیں گے انہیں پر بٹھا کر اپنے ساتھ شام لے جائیں گے حالانکہ مدینہ میں رہائش ان کے لیے خیر کا باعث ہوتی اگر وہ سمجھتے اور جب عراق فتح ہوگا تو لوگ وہاں سے سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جائیں گے جو ان کی بات مانیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہائش اختیار کرنا ان کے حق میں بہتر ہوتا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

آگ کا نکلنا...... سب سے آخری علامت:

یمن کے دارالحکومت حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو تمام لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

1- البخاری محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح کتاب فضائل المدینة باب من رغب المدینة ۳۰۲

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)) رواه الترمذی (1)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت سے پہلے حضرموت یا بحر حضرموت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: "اس وقت کے لیے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم لوگ شام میں رہائش اختیار کرنا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی:

قیامت سے پہلے نیک آدمی ایک ایک کرکے اٹھا لیے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ)) رواه ابن ماجة (2)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اسی طرح چھانٹے جاؤ گے جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹی جاتی ہیں تم میں سے نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور بدترین لوگ رہ جائیں گے (اس وقت) اگر مرسکو تو مرجانا"۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے قریب ساری دنیا کافروں، مشرکوں اور بدترین لوگوں سے بھر جائے گی۔

1- الترمذی، ابو عیسیٰ محمد، جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب لاتقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز ۲/۴۹۸

2- ابن ماجه، ابی عبدالله بن یزید، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب شدة الزمان ۲/۱۳۴۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)) رواہ مسلم۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، باب قرب الساعۃ ۴/۲۲۶۸

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہودیت میں تصور دجال

یہودیت اپنے مذہبی تجربہ کے مخصوص مزاج، اس کے اجزائے ترکیبی، اپنی طویل تاریخ کے اتار چڑھاؤ اور دنیا کی مذہبی میراث میں اپنے دین کے لحاظ سے مذاہب عالم کی صف میں ایک اہم مقام کی مستحق ہے اور اپنے مخصوص پس منظر کے حوالے سے آج بھی ہر لحاظ سے قابلِ توجہ ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح یہودیت بھی مختلف عقائد کی حامل ہے ہمارا موضوع گفتگو اختتام دنیا سے قبل وقوع پذیر ہونے واقعات ہیں ان واقعات کے حوالے سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سامی ادیان (1) کے تینوں فریق یہودیت، مسیحیت اور اسلام ایک ہی مسئلے کو اپنا محور و مرکز قرار دیتے ہیں یعنی...... ایک عظیم جنگ...... ظہور دجال...... آمد مسیح اور حکومت عدل کا قیام، ان تینوں کے دعوے بظاہر یکساں لگتے ہیں لیکن کیا وہ فی الواقع یکساں ہیں؟ ایسا نہیں ہے اور قطعاً نہیں ہے چنانچہ اس باب میں ان امور کے تعلق سے یہودیت کے عقائد کا جائزہ لیا جائے گا جن کی نشاندہی عہد نامہ عتیق کی مندرجہ ذیل آیات سے ہوتی ہے۔

"آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ، پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا...... اور امتیں وہاں پہنچیں گی...... اور وہ بہت سی امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم پر قوم تلوار نہ چلائی گئی اور وہ پھر کبھی جنگ نہ کریں گے"۔ (میکاہ ۴:۱-۳)

1۔ سام (پیدائش ۵:۳۲) حضرت نوحؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضور ﷺ کا تعلق سامی نسل سے تھا۔ اسی پس منظر کی وجہ سے یہودیت، مسیحیت اور اسلام سامی ادیان کہلاتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ بادشاہ اور بیت مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی"۔ (دانیال ۹:۲۶)

"اس کے بعد بنی اسرائیل رجوع لائیں گے اور خداوند اپنے خدا کو اور اپنے بادشاہ داؤد کو ڈھونڈ لائیں گے اور آخری دنوں میں ڈرتے رہو اور اس کی مہربانی کے طالب ہوں گے"۔ (ہوسیع ۳:۵)

ان مسائل (عظیم جنگ، ظہور دجال، آمد مسیح اور حکومت عدل کا قیام) پر یہودیت کے عقائد، ان کے صحائف میں درج تفصیلات اور ان پر ان کا رد عمل خاصی پیچیدگی کے حامل ہیں لہٰذا ہم ان تمام مسائل پر الگ الگ بحث کریں گے۔

ہرمجدون "Armageddon" ظہور دجال سے پہلے ایک عظیم جنگ:

سامی ادیان میں ایک قدر مشترک یہ بھی ہے کہ ان تینوں مذاہب میں قبل از قیامت انتہائی خوفناک اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والی ایک جنگ کا تصور موجود ہے جسے اسلام میں الملحمۃ العظمیٰ (1)، مسیحیت میں ہرمجدون (Armageddon)(2) اور یہودیت میں جنگ یاجوج ماجوج (War of God and Magog) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بالعموم لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ ہرمجدون کا تعلق یہودیت اور مسیحیت دونوں سے ہے لیکن یہ ایک غلط تصور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ War of God and Magog جنگ ہرمجدون کے مسیحی نظریہ کے متبادل ہے چنانچہ Encyclopaedia of religions میں "Jewish Messianism" کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The Jewish Counter part to the Battle of Armageddon"(3)

-1 دیکھئے تفصیل کے لیے امام مسلم کی جامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ملکون من خوجات المسلمین قبل الدجال و سنن ابی داؤد کی کتاب الملاحم۔

-2 دیکھئے تفصیل کے لیے مکاشفہ ۱۶:۱۰-۱۶

3- R J. Zwi Werblowsky, Encyclopeadia of Religions, Jewish Messianism, P:473

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"جنگ ہرمجدون کے (مسیحی) نظریہ کا یہودی متبادل ہے"۔

اس جنگ کی تفصیلات عہد نامہ عتیق (Old Testement) میں حزقی ایل نبی کے صحیفے میں ملتی ہیں:

اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں...... اور آخری برسوں میں اس زمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے اور جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے۔ چڑھ آئے گا۔ لیکن وہ تمام اقوام سے آزاد ہے۔ وہ سب کے سب امن و امان سے سکونت کریں گے۔ تو چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا۔ تو بادل کی مانند زمین پر چھا جائے گا تو اور تیرا لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا اور تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ...... جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر۔ (حزقی ایل ۳۸: ۱تا ۸، ۱۰تا ۱۵)

یاجوج ماجوج جنگ کے محرکات:

اوائل تاریخ ہی سے بحر متوسط کے ساتھ زمین کی تنگ وادی (فلسطین) ان تمام بادشاہوں کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل رہی ہے جو فاتح عالم بننا چاہتے تھے۔ مصر، اسوریہ، بابلیون، فارس، یونان اور روم کے شہنشاہ اپنی سلطنت کو وسعت دینے کے لیے اس میدان میں معرکہ آزمائی کرتے رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں بیشمار لڑائیاں اسی میدان کے اندر لڑی گئیں۔

چنانچہ ارض موعود (Promised Land) میں واپسی کے بعد یہودی عقائد کے مطابق آخری وقتوں میں ایک بہت بڑی لڑائی اسی میدان میں لڑی جائے گی۔ چنانچہ Frederick Carl Eiselen لکھتے ہیں:

"The General theme is that, after Isreal's settlement in

www.iqbalkalmati.blogspot.com

the North to invade the country". (1)

''عموی مفہوم یہ ہے کہ فلسطین میں اسرائیل کی بحالی کے بعد—— یہواہ شمال کے
ور کے لوگوں کو اسرائیل پر حملہ کرنے کے لیے ابھارے گا"۔

یاجوج ماجوج کون ہیں؟:

یاجوج ماجوج کی شناخت کے حوالے سے بہت آرا پائی جاتی ہیں۔ اس لیے کوئی
تمی شناخت یا تعریف کرنا خاصا دشوار ہے۔

Prof. Charles M Laymon رقم طراز ہیں:

"The name Gog has variously explained. Some derive i
from Gyges, founder of great kingdom in Asia Minor
Others derive it. From the name of sumerian god o
darkness. Gashga or Gage". (2)

"یاجوج کی مختلف تشریحات کی گئی ہیں۔ بعض مصنفین نے اسے گائیگو
(Gyges) سے ماخوذ کہا ہے جو کہ ایشیائے کوچک میں ایک عظیم سلطنت کا بانی تھا۔ جبکہ
دوسرے مصنفین نے اسے سمیریوں کے بدی کے دیوتا گاشگا یا گیج سے ماخوذ قرار دیا ہے"۔

The Learning Bible کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The exactly identify of Gog is unknow, though the name
has been linked with king Gyges, who ruled the kigndon
lydia in Asia Minor. Meshech and tubal Probably refer t
areas of Asia Minor. (3)

1- Frederick Carl Eiselen, The Abingdon Bible Commentary. P:741.

2- Charles M Laymon, The Interpreter's one-volume commentary o
the Bible. P:431

3- The Learning Bible. P:1527

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"یاجوج کی یقینی شناخت نامعلوم ہے۔ اگرچہ اس نام کا تعلق گیج سے بتایا جاتا ہے جس نے ایشیائے کوچک کی سلطنت لیڈیا پر حکمرانی کی۔ مسک اور توبل غالباً ایشیائے کوچک کے علاقوں کو کہا جاتا ہے"۔

جہاں تک Magog کا تعلق ہے تو Matthew Henry لکھتے ہیں:

"Gog Seem to be the king and Magog the kingdom, so that YaGog and Magog are like Pharaoh and Egyptian". (1)

"ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یاجوج بادشاہ ہے اور ماجوج سلطنت۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے مصر اور فرعون کا تعلق ہے"۔

یاجوج یہ حملہ کیوں کرے گا؟

حزقی ایل نبی اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں:

"اور خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے یاجوج، روش اور مسک...... میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا اور تیرے جبڑے میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں۔ جو پھریاں اور سپریں لیے ہوئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں۔ کھینچ نکالوں گا...... اور آخری برسوں میں...... تو چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا...... اس وقت یوں ہوگا کہ بہت سے مضمون تیرے دل میں آئیں گے اور تو ایک برا منصوبہ باندھے گا..... اور تو اپنی جگہ سے شمال کی طرف دور اطراف سے آئے گا تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر تو میری امت اسرائیل کے مقابل کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپا لے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا"۔ (حزقی ایل ۳۸:۳،۴،۹،۱۱،۱۵،۱۶)

حزقی ایل نبی کہتے ہیں کہ یاجوج اس لیے حملہ کرے گا کہ خداوند اس کا مخالف ہے۔ (۳۸:۳) چنانچہ خداوند اس کو اکسائے گا کہ وہ حواریوں سمیت اسرائیل پر حملہ

1- Matthew Henry. Matthew Henry's commentary on whole Bible. P:1431.

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرے گا۔ یہ ایسا کیوں ہوگا؟ اس سوال کا جواب نہیں بیان کیا گیا ہے۔

یاجوج کی شکست:

اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے یاجوج روش مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا اور تجھے لیے پھروں گا اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچا دوں گا اور تیری کمان تیرے دائیں ہاتھ سے چھڑا دوں گا اور تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرا دوں گا تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتوں سمیت گر جائے گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں تو کھلے میدان میں گرے گا...... آگ بھیجوں گا اور جانیں گے کہ میں خدا ہوں...... اور اسی دن یوں ہوگا کہ میں وہاں اسرائیل میں یاجوج کو ایک گورستان دوں گا۔ یعنی راہگذروں کی وادی جو سمندر کے مشرق میں ہے۔ اس سے راہگذروں کی راہ بند ہوگی اور وہاں یاجوج کو اور اس کی جمعیت کو دفن کریں گے اور جمعیت یاجوج کی وادی اس کا نام رکھیں گے اور سات مہینوں تک اسرائیل ان کو دفن کرتے رہیں گے ــــ اور یہ ان کے لیے ناموری کا باعث ہوگا اور اس دن میری تمجید ہوگی۔ (حزقی ایل ۳۹: ۱-۸، ۱۱-۱۳)

Robert J.Karris اور Dianne Bergant اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"The Lord will defeat the forces of Yagog, Scattering the slain over the entire land of Israel. It will take seven months Together up the bones of the slain and burry them. This carnage will have the double purpose of causing Israel to know that, the Lord is their God (39:22) and of causing the nations to see the saving power of God, who exiled the people for their sins but has now secured their lives from harm". (1)

1- Dianne Bergant & Robert J.Karris, The Collegeville Bible Commentary P:555

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"خداوند یاجوج کے عزائم کو شکست دے گا۔ وہ پورے اسرائیل میں عذاب سے تباہ شدہ لاشوں کو بکھیر دے گا۔ اور لاشوں میں سے ہڈیوں کو اور لاشوں کو دفن کرنے میں سات ماہ کا عرصہ لگے گا۔ یہ لاشیں ایک اور چیز کے اظہار کا ذریعہ بھی بنیں گیں کہ خداوند ہی ان کا خدا ہے اور اقوام یہ جان لیں گی کہ خداوند میں بچانے کی طاقت ہے۔ اس نے لوگوں کو (اسرائیل کو) ان کے گناہوں کے سبب جلاوطن کیا اور اب ان کی زندگیوں کو نقصان سے بچالیا"۔

39 ویں باب کے آخر میں حزقی ایل بنی اسرائیل سے ان کے ملک کی بحالی کا وعدہ کرتا ہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے کہ اب میں یعقوب کی اسیری کو موقوف کروں گا اور تمام بنی اسرائیل پر رحم کروں گا..... میں ان کو امتوں سے واپس لاؤں گا..... تب وہ جانیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہوں اس لیے کہ میں نے ان کو اقوام کے درمیان اسیری میں بھیجا اور میں نے ہی ان کو ان کے ملک میں جمع کیا...... (حزقی ایل ۳۹: ۱۵، ۲۷، ۲۸)

یاجوج کے بارے میں جدید نقطہ نظر:

عصر حاضر کے بعض جدید ماہرین بائبل اور Evengelist نے Yagog سے مراد روس (Russia) لیا ہے۔

"The word Yagog in the Russian language means chief, while magog refers to the wast land that makes up Russia and Siberia. Meschech, refers to Russian capital city of Moscow, while Tubal is capital of Siberia". (1)

"جوج (Gog) روسی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی سردار ہیں۔ جبکہ ماجوج ایک ویران علاقہ ہے جو روس اور سائبیریا کے علاقوں کو مشتمل ہے۔ مسک کا تعلق روس کے شہر ماسکو سے بنتا ہے جبکہ توبل سائبیریا کا دارالحکومت ہے"۔

1۔ http://www.armageddon.com/articles/gog-magog-war/kenith louis

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حزقی نبی نے ان اقوام کی بھی نشاندہی کی جو اس جنگ میں یاجوج (Yagog) کی اتحادی ہوں گی۔

"اور ان کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپردار اور خود پوش ہیں۔ جمر اور اس کا تمام لشکر اور شمال کی دور اطراف اہل تجرمہ اور ان کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں"۔ (حزقی ایل 38:5،6)

اگرچہ سوویت یونین کی سابقہ پوزیشن برقرار نہیں رہی اور روسی ریاستوں کا یہ وفاق بکھر چکا ہے تاہم اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے کل کلاں یہ ریاستیں دوبارہ متحد ہو جائیں یا یورپی یونین کی طرح کی کوئی تنظیم بنالیں۔ اسی پس منظر میں مذکورہ بالا اقوام سے مراد عصر حاضر میں مندرجہ ذیل اقوام لی جاتی ہیں۔

"Ezekiel spoke of a coalition of several nations, many of whom are today aligned with or under the influence of the Sovit Union these includes Iran (Persia) Sudan and northen Ethopia (Cush), Libya (Put) and Turkey (Meshech, Tubal, Gomer and Beth-Togarmah) all these nations possibly led by the Sovit union, will unit to attack Israel". (1)

"حزقی ایل نبی بہت ساری اقوام کے اتحاد کے بارے میں بات کرتا ہے۔ جو کہ آج کل میں سوویت یونین کی اتحادی ہیں یا اس کے زیر اثر ہیں ان میں ایران (فارس)، سوڈان اور شمالی ایتھوپیا (کوش)، لیبیا (پت) اور ترکی (مسک، توبل، جمر اور بیت تجرمہ) شامل ہیں ممکن ہے کہ یہ اقوام سوویت یونین کی کمان میں، اسرائیل پر حملہ

1- John F.Walvoord & Roy B.Zuck; The Bible knowledge Commentary. P:1300.

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرنے کے لیے متحد ہوں"۔

روس یہ حملہ کیوں کرے گا؟

اس حملے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے Grant R.Jeffrey لکھتے ہیں:

"اس حملے کا مقصد وسطی ایشیا پر کنٹرول حاصل کرنا ہے اور جب تک اسرائیل ایک مضبوط عسکری قوت ہے، اس وقت تک یہ ممکن نہیں ہے، وسطی ایشیاء پر قبضہ، دنیا کے ۶۵ فیصد تیل پر قبضہ کرنا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے کے تیل کے بحران کے بعد سے یورپ اور جاپان ۱۰۰ دنوں کی ضروریات کا تیل محفوظ رکھتے ہیں اور اگر روس اس علاقے پر قبضہ کرکے تیل کی سپلائی معطل کر دیتا ہے تو یورپ اور جاپان کے پاس روس کے مطالبات کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا اور روس اور اس کے اتحادی ساری دنیا پر غلبہ پانے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

"دوسری طرف عرب ریاستیں اسرائیل سے اپنی طبعی نفرت کے باعث اس جنگ میں روس کا ساتھ دینا پسند کریں گی۔ کیونکہ عربوں کے پاس اتنی قوت نہیں کہ وہ اکیلے اسرائیل کا مقابلہ کرسکیں۔ اس بات کا اندازہ انہیں عرب اسرائیل جنگوں سے ہو چکا ہے۔

"چنانچہ عرب یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ وسائل مہیا کریں تو روس کی جدید مسلح افواج اسرائیل کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کرسکتی ہیں"۔(۱)

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ شکست وریخت کے بعد روس اقتصادی طور پر مضبوط ملک نہیں رہا اور نہ ہی اس کے اتحادی اس قدر مضبوط ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کہ جوہری اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے ساتھ روس اب بھی ایک بڑی فوجی قوت ہے۔

چنانچہ Grant.R Jaffrey لکھتے ہیں:

"Is Russia still powerful enough to lead an invasion of Israel in light of their disastrous economy? Truth is that Russia is not in quite as bad economic shape as they

---

۱۔ گرانٹ آر جفری کی کتاب پرنسز آف ڈارکنس کے صفحات ۹۳-۱۹۲ سے ماخوذ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

pretend". (1)

"کیا روس اب بھی طاقتور ہے کہ وہ اپنی کمزور معیشت کے باوجود اسرائیل پر حملہ
کرنے کا سوچے؟ حقیقت یہ ہے کہ روس کی معیشت اتنی بھی خراب نہیں ہے جتنی پیش
کی جاری ہے"۔

جنگی منظر نامہ:

20 ویں صدی عیسوی وسط ایشیاء میں جنگوں کے کئی مناظر دیکھ چکی ہے۔ عرب
ملک اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور یہودیوں کے اس دعوی کو بھی
رد کر چکے ہیں کہ وہ ارض موعود کی طرف لوٹ آئے ہیں۔
دوسری طرف روس مشرق وسطی کے تیل پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی پس
منظر میں روس نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے عراق پر حملے پر شدید اعتراضات
کیے ہیں۔
چنانچہ یہ دونوں وجوہات کسی وقت روس عرب اتحاد کا باعث بن سکتی ہیں اور یہ
اتحاد مل کر اسرائیل پر حملہ کرے گا۔ اس حملے کا متعین وقت تو طے نہیں کیا جاسکتا، مگر ایسا
ہوگا ضرور۔

چنانچہ John F.Walvoord بیان کرتے:

"When this prophecy will be fulfilled? No past historic event match this prophecy, so it still-awaits a future fulfilment. (1)

"یہ پیشین گوئی کب پوری ہوگی۔ جبکہ ماضی کا کوئی تاریخی واقعہ اس پیشین گوئی پر
پورا نہیں اترتا۔ اس لیے یہ ابھی مستقبل میں تکمیل کے لیے انتظار میں ہے"۔

Grant R. Jeffrey اس Future War پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

1- Grant R.Jeffery, Princess of Darkness P: 193.

2- John F.Walvoord, The Bible Knowledge commentry. P:1300

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"The Coming War of Yagog Magog is the key future event that will prepare the war for the complation of God's prophetic progamme to establish His messanic Kingdom." (1)

"جوج ماجوج کی آنے والی جنگ مستقبل کا ایک خاص واقعہ ہوگا۔ جو اس (مسیح) کا راستہ ہموار کرے گا۔ جس کے ذریعے خداوند اپنے پروگرام کے مطابق مسیحائی سلطنت قائم کرے گا"۔

اس فصل کا لب لباب یوں ہے کہ مستقبل میں اسرائیل کے دشمن (یاجوج ماجوج) اس پر حملہ کریں گے جنگی کمان جدید نقطہ نظر کے مطابق روس کے پاس ہوگی۔ اس حملے کا مقصد اسرائیل کو تباہ کرکے سیاسی و معاشی فوائد حاصل کرنا ہوں گے۔ یہ ایک انتہائی خوفناک جنگ ہوگی جس میں لاشوں کے ڈھیر لگیں گے۔ تاہم حتمی فتح اسرائیل کی ہوگی اور اقوام یہ جان لیں گی کہ خداوند ہی ان کا خدا (Lord is their God) ہے۔ یاجوج ماجوج جنگ اس مسیح کی آمد کا راستہ ہموار کرے گی جس کی آمد مسیحائی سلطنت کو قائم کرنے کے لیے ہوگی۔

ظہور دجال:

یہودیت کے موجودہ دینی صحائف کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حیران کن بات سامنے آتی ہے کہ ان کی موجودہ کتابیں اور ذخیرہ علوم مسیح کے ذکر سے...... جسے وہ کبھی مسیح (Messiah) (یسعیاہ۱:۲۶:۱۹) کبھی (Son of God) (زبور ۸۹:۲۰) اور کبھی (Son of Man) (ہوسیع ۳:۵:۲ حزقی‌ایل ۱۷:۱۳:۱۴) کہتے ہیں...... سے بھرے ہوئے ہیں اور ہر قدم پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان سے امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں اور ان کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ لیکن اگر سرسری طور پر پورے یہودی ادب کا مطالعہ کیا جائے تو کسی دجال کے ذکر سے یکسر نابلد رہیں گے۔

1- Grant R.Jeffery, Princess of Darkness, P:200

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہودیت کے موجودہ صحائف میں سے صرف دانیال ہی واحد کتاب ہے۔ جس میں ایسے تذکرے ملتے ہیں۔ جن سے دجال اکبر کی کسی قدر نشاندہی ہوتی ہے۔ چنانچہ دانیال باب 2 آیت 40 میں لکھا ہے:

"اور چوتھی مملکت لوہے کی طرح مضبوط ہوگی۔ لوہے سے تو ساری چیزیں چور چور ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح لوہے سے وہ سب کچلی جاتی ہیں، اسی طرح اس چوتھی مملکت سے سب کچھ چور چور ہو کر پس جائے گا"۔

"اور وہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تنگ کرے گا اور مقررہ اوقات و شریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا اور وہ ایک دور اور دوروں اور نیم دور تک اس کے حوالے کیے جائیں گے"۔ (دانیال 25:7)

"اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ بادشاہ اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقرر ہو چکی ہے اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی۔ یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی"۔ (دانیال 9:26،27)

"اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور انہوں کے اللہ کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبال مند ہوگا۔ یہاں تک قہر کی تسکین ہو جائے گی۔ کیونکہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے واقع ہوگا"۔ (دانیال 36:11)

Jewish Encyclopaedia میں کسی ایسے بادشاہ کے لیے جو مسیح کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا Armilus کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جو کہ مخالف مسیح یا دجال کا متبادل ہے:

"Armilus - a king who will arise at the end of time against Messiah, and will be conqured by him after having brought much distress upon Israel". (1)

1- The Jewish Encyclopedia V:2, P:118.

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"Armilus"- ایک بادشاہ، جو قیامت کے قریب مسیح کے مخالف جلوہ گر ہوگا۔ مسیحا کے ہاتھوں شکست کھائے گا اور اس سلسلے میں اسرائیل کو بہت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا"۔

جبکہ ایک دوسری جگہ اسے Lawlessness (Belial) کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

"Lawlessness will prevail, causing man-hate, persecute, and satan, the world deceiver will in the guise of the son of God perform miracless and as ruler of the earth commit unheard of crimes. (1)

"ہلاکت کا فرزند حاوی ہو جائے گا۔ نفرت پھیلائے گا، ایذائیں دے گا اور سب سے بڑا دغاباز شیطان، خداوند کے بیٹے کی شکل میں معجزے سرانجام دے گا اور زمین کے حکمران کے طور پر ان سنے جرائم کا ارتکاب کرے گا"۔

یہودی عقائد کے مطابق وہ بت پرستی کا پرچار کرے گا۔ یروشلم میں داخل ہوگا اور مسیح بن جوزف کو قتل کرے گا۔

"The Jewish Sages say he will be the head of idolotry, they believe Armilus will go to Jerusalam after the war of Magog and Slay the first Jewish, Messiah the son of Joseph". (2)

"یہودی دانشور کہتے ہیں کہ وہ بت پرستوں کا آقا ہوگا وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ Armilus ماجوج کی جنگ کے بعد یروشلم تک پہنچ جائے گا اور وہ پہلے یہودی مسیح مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا"۔

1- The Jewish Encyclopedia V:5, P:212

2- Grant R Jeffrey, Princess of Darkness P:42

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہودیوں کے ہاں تصورِ مسیح کے حوالے سے جب بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد دو مسیح ہوتے ہیں۔ ایک مسیح ابن یوسف اور دوسرا مسیح ابن داؤد۔ اس میں مسیح ابن یوسف کا ظہور پہلے ہوگا اور یہ Armilus کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اس کے بعد مسیح ابن داؤد ظاہر ہوگا۔ جو Armilus کو قتل کریں گے۔

چنانچہ Jewish Encyclopaedia میں لکھا ہے:

"The king Armilus, will conqeuer and sack the Holy city, kill the inhabitants together with" the man [Messiah] of the tribe of Joseph and then being a genral compaign against ten Jews, forcing them of flee into the desert, where they suffer unfold misery. When they have purified by sorrow and pain, the Messiah will appear wrest Jerusalem from Armilus, slay him and thereby bring the true salavation".(1)

"شاہ Armilus مقدس شہر کو فتح کرے گا۔ سارا سامان لوٹے گا اور شہریوں کو قتل کرے گا۔ انہی کے ساتھ یوسف کے قبیلے کا آدمی (مسیح بن یوسف) بھی قتل ہوگا۔ پھر یہود کے خلاف ایک عمومی مہم چلائی جائے گی اور انہیں جنگلوں کی طرف بھاگنے پر مجبور کرے گا۔ جہاں انہیں بیشمار مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب وہ مکمل طور پر صاف ہو جائیں گے تب مسیح (بن داؤد) کا ظہور ہوگا وہ Armilus سے یروشلم چھینے گا اور اسے جہنم واصل کر کے مکمل نجات لائے گا"۔

Armilus کا خاتمہ کیسے ہوگا۔ اس حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ چند ایک اہم آراء درج ذیل ہیں:

"Messiah and Elijah will appear, gather the dispersed of

1- The Jewish Encyclopeadia v:2, P:119

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Israel, and procced to Jerusalem. Armilus, inflamed against the Jews, will march against the Messiah. But now God Himself will war against Armilus and his army destray them or the Messiah, will slay Armilus by the breath of his mouth". (1)

"مسیح اور ایلیاء ظاہر ہوں گے اور منتشر اسرائیلوں کو اکٹھا کریں گے اور یروشلم کی طرف بڑھیں گے۔ Armilus یہودیوں کے خلاف بھڑک اٹھے گا اور مسیح کی طرف پیش قدمی کرے گا۔ لیکن اب خداوند خود Armilus کے خلاف جنگ میں حصہ لے کر اسے نیست و نابود کر دے گا اور مسیح اپنی پھونک سے Armilus کو ہلاک کرے گا"۔

دوسری رائے جو کہ یہودی دانشوروں کے ہاں زیادہ مقبول ہے وہ کچھ یوں ہے:

"Messiah b. Joseph will appear prior to the coming of Messiah b. David; he will gather the children of Israel around him, march to Jerusalam, and there, after overcoming the hostile powers, reestablish the Temple - worship and set up his own dominion. There upon Armilus, according to one group of sources, or Yagog and Magog, According to the other, will appear with their Hosts before Jeruslam, wage war against Messiah b. Joseph, and slay him. His corpse, according to one group, will lie unburied in the streets of Jerusalem according to the others, it will be hidden by the angels with bodies of patriarchs, until Messiah B.David comes and resurrects". (2)

1- The Jewish Encyclopaedia. V:2, P:119.

2- The Jewish Encyclopaedia. V:8 P:112

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مسیح بن یوسف، مسیح بن داؤد سے پہلے ظاہر ہوگا اور اسرائیلی اقوام کو اکٹھا کرکے، یروشلم کی طرف جائے گا اور مخالف قوتوں کو قابو کرے گا۔ ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرکے، اپنی فرمانروائی کا نفاذ کرے گا۔ اس کے بعد بعض افراد کی رائے کے مطابق Armilus، دوسری آراء کے مطابق یاجوج ماجوج اپنے میزبانوں کے ساتھ یروشلم کے سامنے آئیں گے اور مسیح بن یوسف کو قتل کردیں گے جبکہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ مسیح بن یوسف کی لاش یروشلم کی گلیوں میں پڑی ہوگی جبکہ دوسری رائے کے مطابق فرشتے اس کی لاش بزرگوں کی لاشوں کے ساتھ چھپادیں گے جب مسیح بن داؤد آئے گا تو ان کو زندہ کرے گا"۔

دوسری فصل کا خلاصہ کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ قرب قیامت میں Armilus کا ظہور ہوگا جو کہ بنی اسرائیل کے لیے پریشانیوں اور مصائب کا باعث بنتے ہوئے، یروشلم پر حملہ کرے گا۔ مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا لیکن بعد ازاں مسیح بن داؤد کے ہاتھوں قتل ہوجائے گا۔

مسیح موعود اور دجال "فکری تعارض":

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل پے در پے تنزل کی حالت میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آخرکار بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے ان کو غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کردیا۔ تو انبیاء بنی اسرائیل نے ان کو خوشخبری دینا شروع کی کہ خدا کی طرف سے "مسیح" آنے والا ہے جو ان کو اس ذلت سے نجات دلائے گا۔

ولفرڈ کینٹ ول سمتھ لکھتے ہیں:

"ان پیشین گوئیوں کی بنیاد پر یہودی ایسے مسیح کے منتظر تھے۔ جو بادشاہ ہوکر لڑے ملک فتح کرے۔ بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لاکر فلسطین جمع کرے۔ لیکن ان کی توقعات کے برعکس جب حضرت عیسیٰؑ خدا کی طرف سے مسیح ہوکر آئے اور کوئی لشکر ساتھ نہ لائے۔ تو یہودیوں نے ان کی مسیحیت کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہوگئے"۔ (1)

1- ولفرڈ کینٹ ول سمتھ، مسیح موعود اور اہل یہود، صفحہ 18

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود کے منتظر ہیں۔ جس کے آنے کی خوشخبریاں ان کو دی گئی تھیں۔

"خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ایام میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اس کا نام یہ رکھا جائے گا خداوند ہماری صداقت"۔ (یرمیاہ ۲۳:۵)

ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے اور وہ یہ امید لیے بیٹھے ہیں کہ یہ مسیح موعود ایک زبردست جنگی و سیاسی لیڈر ہوگا۔ جو دریائے نیل سے فرات تک کا علاقہ (جسے یہودی اپنی میراث سمجھتے ہیں اور اسرائیل کی پارلیمنٹ میں جو نقشہ لگا ہوا ہے۔ (اس میں یہ علاقے شامل ہیں) انہیں واپس دلائے گا اور دنیا کے گوشے گوشے سے یہودیوں کو لاکر اس میں پھر سے جمع کرے گا۔

چنانچہ یہودیوں اور اسرائیل کا مستقبل اسی مسیح کے تصور کے گرد گھومتا ہے۔

"The glorious future of Israel centered around the person of Mashiach (messiah) an anonited one, who would be deputed by God to inagurate the new and wonderfull era. (1)

"اسرائیل کا شاندار مستقبل مسوح۔ مسیح کے گرد گھومتا ہے جو خداوند کی طرف سے ایک نیا اور شاندار زمانہ شروع کرنے کے لیے بھیجا جائے گا"۔

تصور مسیح:

"مسیح" عبرانی لفظ "مشح" سے ماخوذ ہے۔ جو عربی "مسح" کی طرح چھونا ملنا، ہاتھ پھیرنا وغیرہ کے معنی رکھتا ہے۔ تیو کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں مسیح کا لفظی مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے:

1- F. Gaizueta, Futhur history. P: 13

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"The word messiah comes from the Hebrew objectiv masiah, designating a person anonited with oil". (1)

"لفظ مسیح عبرانی زبان کے مفعول "مشیح" سے نکلا ہے جو تیل سے مسح کئے ہوئے ص کی تخصیص کرتا ہے"۔

The Jewish Encyclopaedia میں اس کی صراحت کچھ یوں ہے۔

The name or title of the Ideal king of the messianic age. (2)

"دور مسیحائی کے مثالی بادشاہ کا نام یا خطاب ہے"۔

وکلف اے سنگھ رقم طراز ہیں:

"دانشوروں کے خیال میں "مسیح" کا تصور یہودیت میں اس وقت آیا۔ جب ان ی حکومتیں کمزور پڑنے لگیں اور ان کے بادشاہ ناکارہ ہونے لگے، تو یہ خدا کے نائب دشاہ کا تصور مستقبل میں آنے والے ایک زبردست بادشاہ کے لیے مخصوص ہو گیا۔ جو ی اسرائیل کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو واپس لائے گا۔ 586 ق م میں یروشلم کی پہلی اہی سے قبل یہ تصور بہت مبہم تھا۔ لیکن یروشلم کی تباہی بابل کے زمانہ اسیری و جلا وطنی ور اس کے بعد جب یہودیوں کی سیاسی قوت ایک قصہ پارینہ ہو کر رہ گئی۔ تو مستقبل کے س خدا کے فرستادہ بادشاہ کا تصور جو یہودیوں کو نکبت اور قعر مذلت سے نکالے گا، بہت وت اختیار کر گیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہوداہ مکابی نے رومی حکومت کے لاف علم بغاوت بلند کیا۔ تو عوام جوق در جوق اس کے پیچھے ہو لیے"۔ (3)

Standered Jewish Encyclopaedia کا مقالہ نگار اپنی رائے یوں بیان کرتا ہے:

"After the exile the prophetic vision of the universa establishment of God, kingdom was associated wit

---

1- New catholic Encylopaedia V: 9 P: 714

2- The Jewish Encyclopaedia V: 8 P: 505

3- وکلف اے سنگھ، مسیح موعود اور اہل یہود، صفحہ: 19

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ingathering of israel under a scion of David,s house, who would be the Lord,s anointed. (1)

"جلاوطنی کے بعد، عالمگیر حکومت الٰہی کی پیغمبرانہ بصیرت کو، داؤد کے گھرانے کے جانشین کے ساتھ منسلک کر دیا گیا جو خداوند کا ممسوح ہوگا"۔

اسی دور تکوی مرتب ہونے والی کتابوں میں اس آئندہ آنے والے مسیح اور اس کے ہاتھوں بدکرداروں اور یہودیوں کے دشمنوں کی شکست اور الٰہی حکومت کے قیام کا نقشہ پر زور الفاظ میں کھینچا گیا۔

"دیکھو ایک بادشاہ صداقت سے سلطنت کرے گا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کریں گے اور ایک شخص آندھی سے پناہ گاہ کی مانند اور ماندگی کی زمین میں چٹان کے سایہ کی مانند ہوگا اور اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھیں دھندلی نہ ہوں گی اور سننے والوں کے کان شنوا ہوں گے۔ جلد باز کا دل عرفان حاصل کرے گا اور لکنتی کی زبان صاف بولنے میں مستعد ہوگی"۔ (یسعیاہ 32:1-5)

"خداوند زمین کے کناروں کا انصاف کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشے گا اور ممسوح کے سینگ کو بلند کرے گا"۔ (اسموئیل 10:2)

جبکہ زکریاہ میں ہے:

"اب اے یشوع سردار کاہن تو اور تیرے رفیق جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں وہ اس بات کا نشان ہیں کہ میں اپنے بندہ یعنی شاخ کو لانے والا ہوں"۔

(زکریاہ 8:2)

مسیح موعود کی امید کے بارے میں اس یاد دہانی کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام کی وساطت سے بنی اسرائیل کو مسیح کے متعلق بتاتا رہا تاکہ جب آپ مبعوث ہوں تو انہیں سمجھنے میں غلطی نہ لگے۔ مثلاً حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ظاہر کر دیا تھا کہ مسیح موعود کس خاندان میں جنم لیں گے۔ چنانچہ حضرت یسعیاہ نے فرمایا "یسی کے تنے سے

1- Standard Jewish Encyclopaedia. P: 1308.

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ب کونپل نکلے گی اور اس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو گی"۔ (یسعیاہ 11:1-2)
جناب یسی حضرت داؤدؑ کے والد گرامی تھے۔ (سموئیل 16:1-13) اور جیسا کہ یسوع
ح کے نسب نامہ سے ظاہر ہے کہ آپ داؤد کے خاندان سے تھے۔ متی

(1:1-16، لوقا 3:28)

حضرت میکاہ مسیح موعود کی جنم بھومی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"اے بیت لحم افراتاہ...... تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور
اسرائیل کا حاکم ہو گا اور اس کا صدر زمانہ سابق قدیم الایام سے ہے"۔

(میکاہ 5:2)

حضرت یسعیاہ آپ کی پیدائش کے بارے میں یوں پیشین گوئی کرتے ہیں:
"دیکھیں ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے
ی"۔ (یسعیاہ 7:14)

حضرت یرمیاہ فرماتے ہیں:
"دیکھو وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ
یدا کروں گا اور اس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت و صداقت کے ساتھ
وگی۔ اس کے ایام میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور
س کا نام یہ رکھا جائے گا، خداوند ہماری صداقت"۔ (یرمیاہ 23:5-6)
یہ دونوں پیشین گوئیاں اس وقت پوری ہوئیں۔ جب یسوع المسیح روح القدس کی
درت سے ایک جوان مقدس مریم کے حمل میں آئے اور بیت لحم میں پیدا ہوئے۔

(متی 1:18-23)

بنی اسرائیل کی تاریخ پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم ہمیشہ ہی ابتلا میں
تلا رہی ہے۔ اگرچہ یہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کے باعث تھا۔ پہلے چار سو سال مصری
لامی میں بسر ہوئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رہنمائی میں انھوں نے آزادی
اصل کی تو چالیس برس بیابان میں سختیاں جھیلتے رہے۔ پھر جب وہ ملک موعود کنعان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں داخل ہوئے، تو مقامی لوگوں سے جنگیں لڑنا پڑیں، انہیں صرف حضرت داؤد اور سلیمان کے دور میں ہی قدرے سکون ملا، جبکہ کنعان کے بیشتر علاقے پر ان کا قبضہ ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے بعد جب ان میں نفاق پڑا اور سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔ تو پھر انہیں جنگ و جدل کا سامنا کرنا پڑا۔

وکلف اے سنگھ لکھتے ہیں:

ان حالات میں جب ان کی نظر المسیح سے متعلق پیشین گوئی پر پڑتی تو ان کے دلوں میں امید کی کرن جاگ اٹھتی مثلاً جب وہ حضرت یسعیاہ کی ''یسی کے تنے سے کونپل'' نکلنے کے بارے میں پڑھتے ''کہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا'' (یسعیاہ 1:11) یا جب وہ حضرت یرمیاہ کی یہ پیشین گوئی پڑھتے'' خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا''۔ (یرمیاہ 5:18) یا زکریا نبی کے اس اعلان پر غور کرتے کہ ''اے بنت صیہون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دختر یروشلم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے'' تو ان کے دل نئے جوش اور مسرت سے سرشار ہو جاتے اور وہ ایک ایسے بادشاہ کا خواب دیکھنے لگتے۔ جو انہیں غیر اقوام کے ظلم و تشدد سے نجات دلا کر اپنی بادشاہی قائم کرے گا''۔ (1)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہوداہ مکابی نے رومیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ تو عوام جوق در جوق اس کے پیچھے ہو لیے اور جب یسوع نے ''آسمان کی بادشاہی کے آن پہنچنے کا اعلان فرمایا: (متی 17:4) تو ان کی امید نئے سرے سے جاگ اٹھی اور لوگ جوق در جوق آپ کے پیچھے ہو لیے، انہیں امید تھی کہ آپ جلد ہی اپنے بادشاہت کا اعلان کریں گے، لیکن جب انہیں یہ امید پوری ہوتی نظر نہ آئی تو انہوں نے آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنانا چاہا، لیکن یسوع المسیح یہ جان کر وہاں سے نکل گئے۔ (یوحنا 15:6)

تاہم امید اب بھی قائم تھی۔ چنانچہ جب یسوع المسیح گدھے پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے، تو ان کی امید کو ایک نئی مہمیز ملی۔

1- وکلف اے سنگھ، مسیح موعود اور اہل یہود، صفحہ: 18

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چنانچہ انہوں نے آپ کے راستے میں کھجور کی ڈالیاں اور کپڑے بچھائے اور پر جوش نعرے مارنے لگے۔ ابن داؤد کو ہوشعنا مبارک ہے، وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ عالم بالا پر ہوشعنا متی (9:21 یوحنا 12:12-15)۔ لیکن جب یسوع المسیح نے یروشلم پہنچ کر اپنی بادشاہت کا اعلان نہ کیا تو یہی لوگ آپ کے خلاف ہو گئے اور مطالبہ کرنے لگے کہ اس کو صلیب دے صلیب (لوقا 21:23)

"غالباً یہوداہ اسکریوتی بھی اسی نیت کے ساتھ آپ کے حواریوں کی صف میں شامل ہوا تھا اسے توقع تھی کہ المسیح رومی حکومت کا تختہ الٹا کر اپنی بادشاہت کا اعلان کریں گے لیکن جب اس کی امید بر نہ آئی تو اس نے غداری کر کے آپ کو پکڑوا دیا"۔ (1)

<u>یہود نے حضرت مسیح کا انکار کیوں کیا؟:</u>

اسرائیلیوں (یہودیوں) نے اپنے مسیحا اور مخلصی دہندہ کو رد کیا۔ اس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- جب بنی اسرائیل (یسعیاہ 11:1-9) (یرمیاہ 23:5-6) اور (زکریاہ 9:9) کا مطالعہ کرتے تو ان کے دل نئے ولولے اور شادمانی سے لبریز ہو جاتے۔ وہ ایک ایسے بادشاہ کا خواب دیکھنے لگتے۔ جو انہیں رومی مملکت کے ظلم و استبداد سے چھٹکارہ دلائے گا اور اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ جس میں یہودی آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ لہٰذا جب سیدنا مسیح نے یہ اعلان کیا توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ (متی 4:17) تو وہ اسے اپنے خواب کی تعبیر سمجھنے لگے۔ انہیں امید تھی کہ یسوع ناصری جلدی اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے۔ کچھ دیر تک تو انہوں نے انتظار کیا۔ لیکن جب ان کے صبر کا پیمانہ چھلک پڑا تو انہوں نے آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنانا چاہا۔ لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (یوحنا 6:15)

2- کلمۃ اللہ المسیح نے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (مرقس 14:6) چونکہ یہودی کٹر موحد

1- بنی اسرائیل کا نجات دہندہ، یونس عامر ص 46

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھے۔ اس لیے انہوں نے فوراً اس دعویٰ کو کفر کا نام دیا۔ ابن خدا ہونے کا دعویٰ یہ ظاہر کرتا تھا کہ آپ الٰہی ذات ہیں اور یہی حقیقت آپ انہیں سکھانا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

"میں اور باپ ایک ہیں..... باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں۔ (یوحنا 9:14)
جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا"۔ (یوحنا 10:38-30)

چونکہ یہودی المسیح کو محض ایک آدمی یعنی بشر سمجھتے تھے۔ (یوحنا 23:10) اور کسی بشر کے لیے ایسا دعویٰ کرنا از روئے شریعت کفر تھا۔ جس کی سزا موت یعنی سنگسار تھی۔ (احبار 16:24) چنانچہ انہوں نے پیلاطس کی عدالت میں ابن اللہ پر یہ الزام عائد کیا کہ "ہم اہل شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہیں، کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا"۔ (یوحنا 7:19)

3- یسوع المسیح نے یہ صرف دعویٰ کیا کہ آپ کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (متی 6:9) بلکہ اہل یہود کے روبرو گنہگاروں کے گناہوں کی معافی کا اعلان کیا (مرقس 5:2 تا 48:7) تو سن کر ان کے پاؤں سے زمین نکل گئی اور کہنے لگے کفر بکتا ہے گناہ کون معاف کر سکتا ہے سوائے خدا کے۔ (مرقس 7:2)

4- سبت یعنی ہفتے کا ساتواں دن یہودیوں کے لیے آرام اور پرستش کا دن مقرر تھا۔ استثناء (5:12-15) سبت کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا موت تھی۔ گنتی (15:32-36) لیکن جب المسیح نے سبت کے روز بیماروں کو شفا بخشی تو یہودی قوم نے فوراً آپ پر سبت توڑنے کا الزام لگایا۔ (لوقا 14:1-6)

5- یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ اور افضل ترین قوم ہے۔ جب یسوع المسیح نے غیر اقوام کو تعلیم دی۔ ان کے بیماروں کو شفا بخشی اور وہ آپ پر ایمان بھی لائے (لوقا 16-17) (یوحنا 4:39،40) یہ سب کچھ دیکھ کر یہودی بہت سٹپٹائے اور آپ کو محصول لینے والوں کے یار کا خطاب دیا (متی 11:19) وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو ایسا طرز عمل اختیار کرتا۔ (لوقا 7:39)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

متذکرہ بالا اہم اسباب ہیں جن سے بنی اسرائیل نے ٹھوکر کھائی اور موعودہ نجات دھندہ کو رد کر دیا۔ کیونکہ کسی وہ ایسے مسیح کے منتظر تھے جو انہیں تکوی اور ذلت کے گڑھوں سے نکالے شیاطین، دشمنان دین کا قلع قمع کر کے بیت المقدس آباد کرے اور دنیا میں بادشاہت کی بنیاد رکھ سکے۔ اس صورت حال میں جب حضرت مسیح نے صدق نیت اور خلوص باطن کی تعلیم دی۔ مریضوں کو شفا دی، کوڑھیوں کے کوڑھ دور کیے اندھوں کی آنکھوں پر دست شفا پھیر کر انہیں بینا کیا۔ یہ خدا کا پیغمبر مسیح تھا۔ جو تجدید دین موسوی کے لیے یروشلم میں وارد ہوا۔ لیکن وہ یہودی کسی ایسے مسیح کا خواب دیکھ رہے تھے۔ جس کی آمد سے انہیں دنیا جہاں کی بادشاہت مل جائے گی اور ساری دنیا ان کے پاؤں کے نیچے ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو ماننے سے یکسر انکار کیا اور کہا کہ مسیح ناصری جلیل (گلیل) کا باشندہ ہے۔ جلیل سے کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

فکری تعارض:

اور واقعہ یہ ہے کہ یہود آج بھی ایسے ہی کسی مسیح کے منتظر ہیں، چنانچہ مسیح موعود کا عقیدہ ان کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور مندرجہ ذیل نکات پر قائم ہے:

"وہ عیسیٰ ابن مریم جو مسیح بن کر آیا تھا اور جسے انہوں نے صلیب دے دیا تھا اور جس کے بارے مسیحی اور مسلم کہتے ہیں کہ دوبارہ آئے گا وہ ان یہودیوں کا مخالف ہوگا اس لیے وہ مسیح نہیں دجال ہے اور اب چونکہ عرش سے زمین تک یہودیوں کے لیے کوئی مددگار نہیں اس لیے اب ان تمام بشارتوں کے حصول کے لیے واحد امید وہ دجال ہے جسے ابلیس نے تیار کر رکھا ہے لہٰذا وہ سب سے بڑا دجال ہی ان کا مسیح ہے...... اسی کی حکومت مسیح کی حکومت ہے اسی کی حکومت کا دن خدا کی حکومت کا دن ہے وہی اسرائیل کی نجات کا دن ہے۔ اسی روز ہیکل کی تعمیر ہو گی اور صیہون آباد ہو گا...... یہی وہ بنیادی تصور ہے جسے ربی یوحنان بن زکائی نے (68 AD) میں باضابطہ شکل دی"۔ (1)

ساری دنیا کے یہودی اب جس مسیح کی آمد کا انتظار اور جس کے لیے راہیں ہموار کر

1- اسرار عالم، دجال 131/1

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہے ہیں وہ دراصل دجال اکبر یعنی المسیح الدجال ہے۔ اور جس مسیح سے خائف ہیں اور جس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں وہ دراصل عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہودیوں نے مسیح کے سارے تذکرے کو بحال کر رکھا ہے اور اسے بیان کرتے ہیں لیکن اس سے ان کی مراد دجال اکبر ہوتی ہے اور جب اصلی مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل اسے دجال اکبر میں مشخص کرتے ہیں۔ یہود ہر روز اپنے عبادت خانوں Synagogues میں مسیح کی آمد کے لیے دعائیں کرتے ہیں:

Louis Jacob لکھتے ہیں:

"The doctrine of the Messiah, who will be sent by God to redeem israel and Usher in a new era in which all mankind will worship the true God, is one of the most distincitve of Judaism's teaching". (1)

"تصور مسیح یہودی تعلیمات کا نمایاں پہلو ہے جسے خداوند اسرائیل کی نجات اور نیا زمانہ شروع کرنے کے لیے بھیجے گا جس میں نسل انسانی سچے خداوند کی عبادت کرے گی"۔

یہودی دانشوروں اور ربیوں نے اس عقیدے کو بہت پروان چڑھایا، چنانچہ نامور یہودی دانشور Moses B.Maimonds (1150ء م) اس عقیدے پر اپنی پختگی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"I believe with complete faith in the coming of the Messiah, and even though he tarry neverthless I await him every day that he should come". (2)

"میرا مسیح کی آمد پر پختہ ایمان ہے اور اگر وہ دیر کرتا ہے تو بلاشبہ میں ہر روز اس کا منتظر ہوں کہ وہ آپہنچے"۔

1- Louis Jacob, A Jewish Thealogy. P: 292

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الہامی پیشین گوئیاں، مسیح کو کیسے پہچانا جائے گا:

اگر مسیح آج آجائیں تو کیسے پہچانے جائیں گے کیا کوئی خاص علامات ہیں جن کی مدد سے ان کی شناخت ہو سکے گی۔ اس سلسلے میں یہودی دانشور اور ربی عہد نامہ قدیم کی مندرجہ ذیل آیات بطور علامات بیان کرتے ہیں کہ ان کی مدد سے مسیح پہچانا جائے گا۔

1- مسح دیا ہوا (Anonited):

دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی، وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ (یسعیاہ 42:1)

خداوند کی روح مجھ پر ہے کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا۔ (یسعیاہ 61:1)

2- داؤد کی طرح شہنشاہ (Royal Like David):

میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صلب سے ہوگی۔ کھڑا کر کے اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا اور میں اس کا باپ ہوں گا وہ میرا بیٹا ہوگا......اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا بنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کیا جائے گا۔

(2 سموئیل 7:12-16)

3- موسیٰؑ کی مانند نبی (Prophet Like Moses):

خداوند تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ (استثناء 18:15)

4- صیہون (Saviour):

دختر صیہون سے کہہ دے دیکھو تیرا نجات دینے والا آتا ہے۔ دیکھو اس کا اجر اس کے ساتھ اور اس کا کام اس کے سامنے ہے۔ (یسعیاہ 62:11)

5- معجزات دکھانے والا (Performer of Miracles):

دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا لیے آتا ہے۔ ہاں خدا ہی آئے گا اور تم کو بچائے گا اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔ تب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی۔ (یسعیاہ 6-4:35)

6- یروشلم اور ہیکل میں داخلہ:

(Entrance into the Jerusalem and Temple)

دختر یروشلم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے۔ (زکریا 9:9)

دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہان اپنے ہیکل میں موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔ (ملاکی 1:3)

مسیح کی شناخت کے حوالے سے لوئیس جیکب لکھتے ہیں:

"If a king arises of the house of David, mediating in Torah and performing precepts like father David, in accordance with the written Torah and the Oral Torah and if he will wage the wars of the Lord, it can be assumed that he is the Messiah. If he succeeds in rebuilding the Temple and gathering the dispersed ones of israel, it will then be established beyond doubt that he is the Mwssiah. (1)

"اگر داؤد کے گھرانے سے کوئی بادشاہ ظہور کرتا ہے۔ تورات پر غور و خوض کرتا ہے اور اپنے باپ داؤد کی طرح اوامر الٰہی سر انجام دیتا ہے جو داؤد نے تحریری اور زبانی تورات سے حاصل کیے..... مزید برآں وہ ہیکل کو تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جلاوطنوں کو اسرائیل میں اکٹھا کر لیتا ہے تو بلاشبہ وہی شخص "مسیح" ہے۔

ایلیاہ بطور پیش رو:

یہودی دانشور یہ توقع رکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی آمد سے پہلے ایلیاہ بطور پیش رو آئیں گے۔ جس کی وضاحت ملاکی نبی کے صحیفے سے ہوتی ہے۔

1- Louis Jacobs, A Jewish Theology, P: 295.

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پہلے میں ایلیاہ نبی کو ...رے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل ...ے گا۔ (ملاکی 5-4:3)

...ح کب آئے گا:

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز میں "Jewish Messianism" کا مقالہ نگار ...راز ہے:

"Who would appear at the end of days and usher in t... Kingdom od God, the restoration of Israel or what ev... dispensation was considered to be the ideal state of t... world" (1)

"جو آخری دنوں میں ظاہر ہوگا اور حکومت الٰہی کے قیام کا سلسلہ شروع کرے گا ...اسرائیل کو بحال کر کے دنیا کی مثالی سلطنت بنا دے گا"۔

...ح کا دن:

یہودی عقائد کے مطابق مسیح کے دن کی اصطلاح سے مراد وہ وقت ہے۔ جس میں ...تمام نبوتی پیشین گوئیوں کی تکمیل ہوگی۔ جن کا تعلق داؤد کے جانشین (مسیح) حکومت ...ہے۔

"The time when the prophetic preditions regarding t... reign of the descendant of David find their fulfilment". (...

"وہ عہد ہوگا جس میں داؤد کے جانشین کی حکومت کے متعلق پیشین گوئیاں تعبیر ...یں گی"۔

1- RJ Zwo Werblowsky, Enaycylopaedia of Religion. V, 9: 472

2- The Jewish Encyclopaedia V: 5. P: 213

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مسیح کا دن" یعنی مسیح کی حکومت کا آغاز Armilus کے قتل سے ہوگا۔ خدائی حکومت قائم ہوگی۔ اسرائیل کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھا جائے گا۔ ان کو فراوانی اور عزت بخشی جائے گی۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ اور اس دور کو دوسیحائی (Messanic Era) کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

Great Religions of Modern World میں "Judaism" کا مقالہ نگار اس مسیحائی دور کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کرتا ہے:

"The Messianic era will not be merely one of material prosperity and sensual pleasure but of general affluence and peace, enabling the Jewish people to devote their lives with out care or anxiety to the study of Torah and universal wisdom, so that by their teaching the may lead all mankind to the knowledge of God and make them also share in the bliss of world to come. (1)

"دور مسیحائی صرف مادی لحاظ سے خوشحالی کا دور نہیں ہوگا جبکہ عام خوشحالی اور امن ہوگا۔ اس میں یہودی کسی پریشانی کے بغیر اپنی زندگیاں بسر کرسکیں گے اور ہر غم سے پاک ہو کر تورات کی تعلیم اور عالمگیر دانش کو جاری رکھ سکیں گے۔ تاکہ ان کی تعلیمات نسل انسانی کو خداوند کی طرف لاسکیں اور وہ آنے والے دور کی برکات سے مستفید ہوسکے"۔

یہودی عقائد کے مطابق مسیح اپنی آمد کے مندرجہ ذیل امور سرانجام دے گا۔

1- In the future the king Messiah will arise and renew the Davidic dynasty, restoring it to its initial sovereignty. He will rebuild the "Temple" and gather dispersed remnant of Israel". (2)

1- Edward J.Jurji, The Great Religions of the Modern World. P: 244.

2- Grant R. Jeffrey, Princess of Darkness, P: 42

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مستقبل میں شاہ مسیح آئے گا اور داؤد کے تخت کو بحال کرے گا اس کی ابتدائی خودمختاری بھی، پھر ہیکل کو تعمیر کرے گا اور منتشر اسرائیلیوں کو اکٹھا کرے گا"۔

2- To defeat Armilus and to attain the ultimate victory over Stanic power.

"Armilus کو شکست دے گا تاکہ بدی کی قوتوں پر ابدی فتح حاصل ہو"۔

3- "All the nations of the world recognize him as their spirtual leader and ruler, and he becomes a veritable pantocrator or world ruler."(1)

"دنیا کی تمام اقوام اسے اپنا مذہبی رہنما اور آقا تسلیم کریں گے اور وہ دنیا کا حقیقی بادشاہ بن جائے گا"۔

عہد نامہ قدیم کی مندرجہ ذیل آیات مسیح کے دن یا دور مسیحائی پر روشنی ڈالتی ہیں۔

"اور میں خداوند کا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد ان کا فرمانروا ہوگا...... اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا اور سب درندوں کو ملک سے نابود کروں گا وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں سوئیں گے"۔

(حزقی ایل 34:24-25)

"اور میرا بندہ داؤد ان کا بادشاہ ہوگا ان سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وہ میرے احکام پر چلیں گے اور میرے آئین کو مان کر عمل کریں گے...... اور میں ان کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا جو ان کے ساتھ ابدی عہد ہوگا اور میں ان کو بساؤں گا اور فراوانی بخشوں گا اور ان کے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا"۔ (حزقی ایل 37:24-26)

"تب عدالت قائم ہوگی اور اس کی سلطنت اس سے لے لیں گے کہ اسے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کردیں اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت

1- F. Goizueta, Future History, p: 15,16

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گار اور فرمانبردار ہوں گی"۔ (دانیال 7:26-27)

"اور خداوند اپنے خدا کو اور اپنے بادشاہ داؤد کو ڈھونڈیں گے اور آخری دنوں میں ڈرتے ہوئے خداوند اور اس کی مہربانی کے طالب ہوں گے"۔ (ہوسیع 5:3)

"اس روز خداوند یروشلیم کے باشندوں کی حمایت کرے گا اور ان میں سے ان کا سب سے کمزور اس روز داؤد کی مانند ہوگا اور داؤد کا گھرانا خدا کی مانند یعنی خدا کے فرشتہ کی مانند جوان کے آگے آگے چلتا ہے اور میں اس روز یروشلیم کی سب مخالف قوموں کی ہلاکت کا قصد کروں گا اور میں داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح نازل کروں گا"۔ (زکریاہ 12:8-10)

مسیح کا انتقال:

یہودی عقائد کے مطابق مسیح شیطانیت اور استبداد سے نجات دلائے گا اور اسرائیل ...لامتی سے سکونت کرے گا اور عدالت و انصاف کو قائم کرے گا۔ پھر اس کا انتقال ہو ...ئے گا اور ایک وارث چھوڑ جائے گا۔

"He must be regarded as a mortal being and one wh... restored the Davidic dynasty. He will die and leave a so... as his successor. Who will in turn die and leave the thron... to his heir."(1)

"اسے بھی عام آدمی کی طرح فانی تسلیم کیا جائے گا یہ وہی شخص ہوگا جس سے ...سلطنت داؤد بحال ہوگی وہ وفات پا جائے گا اور اپنا ایک بیٹا بطور جانشین چھوڑ جائے ...۔ وہ بھی اپنی باری پر انتقال کر جائے گا اور جانشین چھوڑ جائے گا"۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب تک ہونے والی گفتگو کو چند نکات میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

1- یہودیوں کی ارض موعود (1) میں واپسی ہو چکی ہے۔

2- اب کسی بھی وقت اسرائیل کے دشمن اپنے اتحادیوں سمیت اسرائیل پر حملہ کریں گے اس خوفناک جنگ کو یاجوج ماجوج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

3- اس جنگ میں خدا خود مداخلت کرے گا اور اسرائیل کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے گا اور دُنیا اس کی تقدیس کرے گی۔

4- مسیح موعود کی آمد سے پہلے ایلیاہ بطور پیش رو آئیں گے اور لوگوں کو مسیح کی آمد کے استقبال کے لیے تیار کریں گے۔

5- مسیح بن یوسف (Messiah B Josph) کا ظہور ہوگا جو اسرائیل کو اکٹھا کریں گے ہیکل کی تعمیر کریں گے اور ہیکل میں خدا کی عبادت کریں گے۔

6- Armilus (دجال) کا ظہور ہوگا اور وہ اپنی فوج کے ساتھ یروشلم میں مسیح بن یوسف پر حملہ کرے گا۔ جس میں بنی اسرائیل کو شکست ہوگی اور بہت سے افراد مارے جائیں گے۔ اس کے بعد مسیح بن داؤد Messiah B David (جو کہ مسیح موعود ہیں) کا ظہور ہوگا اور وہ Armilus کو جنگ میں شکست دیں گے۔ ہیکل کو تعمیر کریں گے۔ بعد ازاں بنی اسرائیل دور مسیحائی میں داخل ہوں گے۔

7- دوسرے نقطہ نظر کے حامل دانشوروں کا خیال ہے کہ اس جنگ میں مسیح بن یوسف کے بالمقابل یاجوج اپنے اتحادیوں کے لشکر سمیت ہوگا اور مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا۔ پھر خدا خود مداخلت کرے گا اور اسرائیل کے دشمنوں کو شکست دے گا۔ اس کے بعد مسیح بن داؤد (David Messih B) کا ظہور ہوگا اور بنی اسرائیل کے مردوں کو زندہ کریں گے۔

1- یہودیوں کے نزدیک 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے بعد ارض موعود میں واپسی کی پیش گوئی پوری ہو چکی ہے۔ "خداوند فرماتا ہے کہ میں اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو موقوف کر دوں گا ــــ اور میں ان کو اس ملک میں واپس لاؤں گا جو میں نے ان کے باپ دادا کو دیا تھا اور وہ اس کے مالک ہوں گے"۔ (یرمیاہ 3:30)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہودیوں کا مستقبل کا لائحہ عمل:

یہودیوں کا خیال ہے کہ خدا نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو ان کے ملک میں دوبارہ آباد کرے گا۔

"میں پھر اسرائیل کو اس کے مسکن میں لاؤں گا......اور یہوداہ کے گناہوں کا پتہ نہ چلے گا۔ کیونکہ میں جن کو باقی رکھوں گا ان کو معاف کروں گا"۔ (یرمیاہ 20،19:50)

"اے اسرائیل گھبرا نہ جانا کیونکہ دیکھ میں تجھے دور سے اور تیری اولاد کو اسیری کی سرزمین سے چھڑاؤں گا اور یعقوب واپس آئے گا اور آرام و راحت سے رہے گا اور کوئی اسے نہ ڈرائے گا"۔ (یرمیاہ 10:30)

"اور وہ قوموں کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا اور ان اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہوں جمع کرے گا اور سب بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے۔ زمین کی چاروں طرف سے فراہم کرے گا"۔ (یسعیاہ 11:12)

اور وعدہ تقریباً دو ہزار سال کی جلاوطنی کے بعد 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ چنانچہ اب یہود مستقبل کے ایک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اس منصوبے کے دو اہم اجزاء ہیں۔

ایک مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ کو ڈھا کر ہیکل سلیمانی[1] (Temple of solomon) پھر سے تعمیر کرنا ہے دوسرا یہ کہ اس پورے علاقے پر قبضہ کیا جائے جسے اسرائیل اپنی

1- حضرت سلیمان نے خدا کی عبادت اور اس کے حضور قربانی پیش کرنے کے لیے 966-959ق۔م ہیکل تعمیر کیا جو کہ ہیکل سلیمانی کے نام سے مشہور ہوا۔ 586ق۔م میں جب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشلم پر قبضہ کیا تو اس نے ہیکل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ 539ق۔م ایرانی فاتح سائرس نے جب بابل فتح کیا تو اس نے یہودیوں کو یروشلم میں آباد ہونے کی اجازت دی۔ داریوس (دارا) اول نے زربابل کو یہودیہ کا گورنر مقرر کیا اس نے حجی نبی، زکریاہ نبی اور سردار کاہن یشوع کی نگرانی میں نئے سرے سے ہیکل تعمیر کیا۔ 66-64ء میں جب یہودیوں نے رومی حکومت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیا تو 70ء میں طیطس (رومی شہنشاہ) نے یروشلم پر حملہ کر دیا۔ لاکھوں یہودی قتل ہوئے اور ہیکل کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد آج تک ہیکل دوبارہ تعمیر نہیں ہو سکا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یٹ سمجھتا ہے۔ اب ان دونوں اجزاء کی وضاحت کرتے ہیں۔

"جہاں تک ہیکل کی تعمیر کا تعلق ہے تو اس پر باوجود قادر ہونے کے دو وجوہات کی
پر عمل نہیں کر رہا"۔

ایک وجہ یہ ہے کہ اسرائیل اور اس کے حواریوں کو عالم اسلام کے شدید ردِ عمل کا
اندیشہ ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ خود یہودیوں کے اندر مذہبی بنیاد پر اس مسئلے میں اختلاف ہے
آرتھوڈوکس یہودیوں کا خیال یہ ہے کہ ہیکل کی تعمیر تو مسیح ہی آکر کرے گا۔ جب
تک وہ نہ آجائے ہمیں اس کا انتظار کرنا چاہئے۔

"Very orthodox, groups who do not accept the legitima
of the state of asrael some may live even in the land, b
they take no part in the political process and they contin
to wait for divine deliverence. (1)

"راسخ العقیدہ یہودی اسرائیل کی قانونی حیثیت کو نہیں مانتے وہ بھی اسی زمین پر رہتے
لیکن کسی سیاسی عمل میں دخل اندازی نہیں کرتے اور مسلسل الہامی نجات کے منتظر ہیں"۔

"The strictly orthodox continue to pray that God will se
his messiah to bring the final golden age, to gather in t
remnance of the Jewish people, to resurrect the dead a
to exercise final Judgment".(2)

"راسخ العقیدہ یہود مسلسل دعائیں کر رہے ہیں کہ خداوند مسیح کو بھیج دے تاکہ وہ
ے دور کو مکمل کرے اور منتشر یہودیوں کو اکٹھا کرے۔ مردوں کو زندہ کر سکے تاکہ
ی انصاف قائم ہو"۔

جبکہ دوسری طرف کنزرویٹوز (Conservative) اور ریفارمرز کا خیال ہے (اس

1- Dem chom-Sherbok judaism P: 96

2- Dem.Cohm-SherbokJudaism P: 96-97

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گروپ کے ہاتھ میں اسرائیل کا اقتدار ہے) کہ قدیم بیت المقدس اور دیوار گریہ پر قبضہ کے بعد ہم دور مسیحائی میں داخل ہو چکے ہیں۔

چنانچہ Dem.Cohm-Sherbok لکھتے ہیں:

They under stand the Messianic age as a time of truth, Justice, and peace which would be achieved by education, economic reforms and scientific discovery. (1)

"وہ دور مسیحائی کو سچ، انصاف اور امن سے تعبیر کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ مقاصد تعلیم، معاشی اصلاحات اور سائنسی ایجادات سے حاصل ہوں گے"۔

1- لیکن ان تمام عقائد اور خیالات کے باوجود صرف اور صرف مسلمانوں کے متوقع شدید ردعمل کے پیش نظر یہودی اب تک ہیکل کی تعمیر سے رکے ہوئے ہیں اور اگر کسی شدت پسند گروہ نے ایسا کرنے کی کوشش بھی کی ہے تو حکومت اسرائیل نے اس کو روکا ہے۔

2- اس منصوبے کا دوسرا جزیہ ہے کہ "میراث کے علاقے پر کلیتاً قبضہ کیا جائے۔ میراث کے ملک سے مراد اسرائیل کی وہ حدود ہیں، جو حضرت سلیمانؑ کے دور حکومت میں تھیں۔

"اور سلیمان دریائے فرات سے فلسطینیوں کے ملک تک اور مصر کی سرحد تک سب مملکتوں پر حکمران تھا وہ اس کے لیے ہدیے لاتی تھیں اور سلیمان کی عمر بھر مطیع رہیں"۔ (1-سلاطین 21:4)

چنانچہ اسرائیل کی پارلیمنٹ کی پیشانی پر یہ الفاظ کندہ ہیں:

"اے اسرائیل تیری سرحدیں نیل سے فرات تک ہیں"۔

دنیا میں صرف اسرائیل ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے کھلم کھلا دوسری قوموں کے ملک پر قبضہ کرنے کا ارادہ مین پارلیمنٹ کی عمارت پر ثبت کر رکھا ہے۔ کسی دوسرے

1- Ebid P: 97

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملک نے اسی طرح اعلانیہ اپنی جارحیت کے ارادوں کا اظہار نہیں کیا ہے۔

اسرائیلی دانشور دن رات اسی سوچ بچار میں ہیں کہ وہ کس طرح اپنے مستقبل کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ تاکہ مسیح موعود (دجال) کی آمد کی راہ ہموار ہو سکے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسیحیت کا دجال کے بارے میں نقطہ نظر

مسیحیت بلحاظ آبادی دُنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ اس کے پیروکار دُنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پائے جاتے ہیں اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں عیسائیت کے قدم نہ پہنچے ہوں۔ اس کے پیروکار تعداد، سیاسی قوت اور معاشی اثر ونفوذ کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس مذہب نے تاریخ پر دور رس اثرات ڈالے ہیں اور آج بھی ہر لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح مسیحیت بھی مختلف عقائد کی حامل ہے۔ جن کا تعلق انسان کی معاشرتی و معاشی اور مذہبی زندگی سے ہے۔ مذہبی زندگی کے حوالے سے عقائد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق اس دُنیا سے ہے جس کو دارالعمل کہا جاتا ہے۔ دوسری قسم عقائد کی وہ ہے جن کا تعلق آخر دُنیا اور اس کے بعد کی زندگی سے ہے۔ سردست ہمارا موضوع وہ عقائد ہیں جن کا تعلق آخر دُنیا سے ہے یعنی دُنیا کے آخری ہونے کے وقت کیا واقعات وقوع پذیر ہوں گے۔ جن کو ہم آسان لفظوں میں قیامت کی نشانیاں کہتے ہیں۔ دُنیا کے دوسرے مذاہب کی طرح مسیحیت میں بھی قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ جب حضرت عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے تو ان کے شاگردوں نے ان سے پوچھا کہ

"تیرے آنے اور دُنیا کے آخری ہونے کا نشان کیا ہوگا"۔

تو یسوع نے جواب میں کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ـطلاح میں بڑی مصیبت Great Tribulation(1) کہا جاتا ہے۔ مسیحی عقائد کے
ـابق اس کا کل عرصہ سات سال ہے۔ مکاشفہ کے ابواب 4 تا 9 میں بھی اسی بڑی
ـصیبت کا ذکر ہے لیکن وہاں اس مصیبت کے لیے استعاری زبان استعمال کی گئی ہے اور
ـات مہروں، سات نرسنگوں اور سات پیالوں جیسے استعارے استعمال کیے گئے ہیں۔

اس مصیبت کے دوران وفادار، ایمان داروں کو بڑی بڑی شخصی آزمائشوں کا تجربہ
ـ گا۔ جتنے بھی خداوند کے وفادار ہوں گے۔ قومیں ان کے خلاف نہایت نفرت اور
ـداوت بھری مہم چلائیں گی۔

اس بڑی مصیبت کے زمانے میں ہی مخالف مسیح (Antichrist) کا ظہور اور ہر
ـمدون کی جنگ ہوگی۔

"بڑی مصیبت کا خاتمہ بادشاہ کی جلالی آمد پر ہوگا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند
ـر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا...... اس وقت سب قومیں چھیں
ـں اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گی"۔
(متی 24:27,30)

آج کل ذرائع نشر و اشاعت ان افراد کو اپنے پروگراموں میں نمایاں جگہ دیتے
ـں جو ان نظریات (جنگ ہر مجدون اور مخالف مسیح) کی تبلیغ کرنے میں پیش پیش ہیں۔

چنانچہ اگلے صفحات میں ہم ان عقائد کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے ان کے پس
ـظر اور موجودہ حالات کو سامنے رکھیں گے تا کہ کوئی ابہام پیدا نہ ہو۔

ـر مجدون اور عیسائی مذہبی ادب:

لفظ ہر مجدون پچھلے چند برسوں سے ذرائع ابلاغ کی زینت بن رہا ہے اور اس لفظ
ـو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ ہر مجدون کا جائزہ لینے کے لیے ہم اس کو چار
ـیثیتوں سے دیکھیں گے۔ جغرافیائی طور پر، تاریخی طور پر، پیشگوئی کے طور پر اور حقیقی
ـربے کے طور پر اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جغرافیائی تجزیہ

ہر مجدون عبرانی زبان کا لفظ ہے اور یوحنا(1) کے علاوہ کسی نے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا۔

"It is compound of two Hebrew words, "ar" mountain, and "Megiddo". It means literally section of a mountain range that runs northwest and southwest across Plaestine between the Jordon and the Mediterranean. On the extreme northwest is Mountcarmel, at the southeast is Mount Gilbo, in the center is Mount Megiddo. To the north of the range is the vallery of Jazreel, drained by the river Kishon. To the south are the plains of sharon. The center of that entire region of mountain, plain and valley, is Megiddo, Armageddon".(2)

"یہ دو عبرانی الفاظ "ہر" پہاڑ اور "مجید" [وادی] کا مجموعہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے درمیان ایک ایسا پہاڑی سلسلہ جو شمال مغرب اور جنوب مغرب میں اردن اور بحیرہ متوسط تک پھیلا ہوا ہے اس کے انتہائی جنوب مغرب میں کارمل کا پہاڑ جبکہ جنوب مشرق میں کوہ گلبوعہ ہے۔ اور درمیان میں مجدون کا پہاڑ ہے۔ اس کے شمال میں وادی یزرعیل ہے جس میں سے دریائے کشن بہتا ہے اس کے جنوب میں شیرون کا میدان ہے۔ پہاڑوں کے اس مکمل علاقے کے مرکز مجیدو کو، ہر مجدون کہتے ہیں"۔

1- عہد جدید کی آخری کتاب کا مصنف

1- Albert H. Baldinger D.D, Sermons on Revelation, P-188

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاریخی تجزیہ:

بنی اسرائیل کی تاریخ میں اس علاقے کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔
ڈاکٹر دانی ایل بخش لکھتے ہیں:
"یہ وہ میدان جنگ ہے جہاں بنی اسرائیل کی تاریخ کی بڑی بڑی جنگیں لڑی گئیں ہیں"۔(1)

عہد نامہ قدیم میں کئی مرتبہ اس علاقے میں ہونے والی جنگوں کا ذکر آیا ہے۔
"بادشاہ آکر لڑے تب کنعان کے بادشاہ تعناک میں مجدون کے چشموں کے پاس لڑے"۔ (قضاۃ 19:5)
"شاہ مصر نکوہ شاہ اسور پر چڑھائی کرنے کے لیے دریائے فرات کو گیا اور یوسیاہ بادشاہ اس کا سامنا کرنے کو نکلا سو اس نے اسے دیکھتے ہی مجدون میں قتل کیا"۔
(2-سلاطین 30،29،23)
شاہ یہوداہ اخزیاہ نے یہ دیکھا تو وہ باغ کی بارہ دری کی راہ سے نکل بھاگا اور یاہو نے اس کا پیچھا کیا اور کہا کہ اسے بھی رتھ ہی میں مار دو......اور وہ مجدون کو بھاگا"۔
(2-سلاطین 27:9)
"اس روز بڑا ماتم ہوگا ہدد رمون کے ماتم کی مانند جو کہ مجدون کی وادی میں ہوا"۔
(زکریا 11:12)

اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر Albert D.D لکھتے ہیں:

"Armegeddon has been a chosen place of encampment in very contest carried on in palestine from the days of Nebuchadnezzar, king of assyria, to the disastrous march of Nepolien bonapart from Egypt to Syria. Warriors of every nation under heaven, have pitched their tents on the

-1. ڈاکٹر دانی ایل بخش، ہلال کلیسا، صفحہ:249

www.iqbalkalmati.blogspot.com

plain of Esderaelon and have beheld their banners wet with the dews of mountains. What Marathon is in Greek history that was Armageddon in Israel's history." (1)

"ہر مجدون، فلسطین میں اسوری شہنشاہ نبوکدنزر کے دور سے لیکر نپولین بونا پارٹ کی مصر سے شام کو تباہ کن پیش قدمی تک، فوجوں کے پڑاؤ کے لیے پسندیدہ جگہ رہی ہے"۔ ہر قوم کے جنگجوؤں نے اپنی فوجوں کے خیمے اسدرلون کے میدان میں لگائے اور اپنے جھنڈوں کو ان پہاڑوں کی شبنم سے تر کیا نیز جس طرح میراتھن تاریخ یونان میں ایک اہم مقام ہے اسی طرح ہر مجدون کا میدان تاریخ بنی اسرائیل میں ایک پہچان رکھتا ہے"۔

ہر مجدون بطور پیشین گوئی:

مسیحی مذہبی ادب میں یہ لفظ صرف یوحنا کا مکاشفہ میں ملتا ہے۔

"اور انہوں نے ان کو اس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہر مجدون ہے"۔

(یوحنا 16:16)

یہ لفظ مسیحیوں کی زندگی بالخصوص بنیاد پرست مسیحیوں کی زندگی میں انتہائی اہم ہو گیا ہے اور بطور عقیدہ اپنایا گیا ہے جس کی تعریف کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

"The place where, the devil and his two antichrist will summon the king of earth for the final battle with forces of good". (2)

"ایسا مقام جہاں شیطان اور دو مخالف مسیح، زمین کے بادشاہ کو نیکی کی قوتوں سے فیصلہ کن جنگ کے لیے بلائیں گے"۔

Sean P. Kealy اس کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

1- Albert H. Baldinger D.D, Sermons on Revelation, P-189

2- The New Catholic Encyclopaedia v-1, P-823

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"It is named as the site for the decisive battle at the end of the world". (1)

"اسے دنیا کے اختتام پر فیصلہ کن جنگ کی جگہ کا نام دیا گیا ہے"۔

انسائیکلوپیڈیا آف امریکانا میں اس کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

"Armageddon, is the name given in the new testament to the battlefield where the forces of good and evil will meet on Judgement day in the *final* struggle for supermacy".(2)

"ہرمجدون، عہد نامہ جدید میں اس میدان جنگ کو دیا گیا نام ہے۔ جہاں نیکی اور بدی کی قوتیں یوم حساب کو برتری کے لیے آخری کوشش کریں گی"۔

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں ایک متعین تعریف مندرجہ ذیل ہو سکتی ہے۔

"ہرمجدون Armageddon وہ عظیم جنگ ہوگی، جو مسیحی عقیدے کے مطابق ریاست اسرائیل کے علاقہ میں شر اور خیر کے درمیان ہوگی"۔(3)

اس عقیدے کے اثبات کے لیے بائبل کی بہت سی آیات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ مثلاً "قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں...... اے اردگرد کی قوموں جلد آکر جمع ہو جاؤ"۔ (یوایل 11،9:3)

"تب وہ شریر ظاہر ہوگا جسے خدا اپنی زبان کی طاقت سے ختم کر دے گا اور اس کے آنے کی چمک دمک سب کو غارت کرے گی"۔ (2۔ تھسلنیکیوں 8:2)

"اور آخر تک لڑائی رہے گی اور بربادی مقرر ہو چکی ہے"۔ (دانیال 27:9)

1- Sean P. Kealy, The Collegevile pastoral Dictionary of Biblical theology, P-47

2- کیرن آرمسٹرانگ، خدا کے نام پر صلیبی جنگیں، صفحہ ۳

3- Encyclopaedia of American, v-2, P-29

www.iqbalkalmati.blogspot.com

[illegible]

"History must be moving to its climax. The Jews have come back to their promised land, soon the Temple will be rebuilt when that happens the day of Armageddon is near and world will plunge to ruin in nuclear and environmental catastrophe."(۱۷)

[illegible]

۱۷- Will Reference: [illegible], Revelation, P.62

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرادو۔ لڑائی کی تیاری کرو، بہادروں کو برانگیختہ کرو، جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے"۔ (یوایل ۳:۹۔۱۰)

پروفیسر ڈاکٹر وانی ایل بخش لکھتے ہیں کہ:

1- دس بادشاہوں کا اتحاد جن کا سربراہ حیوان [مخالف مسیح] ہوگا۔
اور یہ ایک عالمگیر قسم کی حکومت ہوگی۔ مثلاً مغربی یورپ (یورپی یونین)

2- شمال سے روس اور اس کے اتحادی یا مددگار۔

3- مشرق کے بادشاہ (چین اور اس کے اتحادی)

4- جنوب کے بادشاہ جن میں شمالی افریقہ کی فوجیں ہوں گی۔

5- خداوند یسوع المسیح اور اس کی آسمانی فوجیں جو خدا کے لوگوں کی مدد کے لیے آتی ہیں۔

یوایل نبی کی پیش گوئی کے مطابق یہ جنگ صرف مجدون شہر یا وادی تک محدود نہ رہے گی، بلکہ یہوسفط کی وادی تک بڑھ جائے گی۔ جسے یوایل فیصلہ کی وادی (انفصال) کہتا ہے، یہاں مسیح دنیا کی فوجوں کو برباد کرکے اپنی سلطنت قائم کرے گا"۔ (۱)

(یوایل ۳:۹۔۱۳)

ممکنہ جنگی منظرنامہ:

Grant R. Jeffrey اس ممکنہ جنگ کا منظرنامہ کچھ یوں کھینچتے ہیں:

"بڑی مصیبت کے آخری سال جنگ و جدل کے ہوں گے۔ مخالف مسیح ظاہر ہوگا، لوگوں کو گمراہ کرنے کا آغاز کرے گا۔ اس جنگ کے شروع ہوتے ہی حضرت مسیح بادلوں پر آئیں گے اور ایماندار بادلوں میں اڑ کر آپ کا استقبال کریں گے اور یوں ایماندار اس جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے یہ عقیدہ Rapture کہلاتا ہے۔ بہت سی اقوام اس کے خلاف بغاوت کریں گی۔ بابلیون چرچ کی فتح کے بعد مخالف مسیح اپنی توجہ یورپ اور مڈل ایسٹ پر کرے گا۔

1- ڈاکٹر وانی ایل بخش، جلالی کلیسا، ص ۱۵۰۔۱۵۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"پھر میں نے اس اژدھے کے منہ سے اور حیوان کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتی دیکھیں۔ یہ شیطان کی نشانیاں دکھانے والی روحیں ہیں جو قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لیے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں اور انھوں نے ان کو اس جگہ جمع کیا جس کا عبرانی نام ہر مجدون ہے"۔ (مکاشفہ ۱۲:۱۳، ۱۴، ۱۶)

"یہ شیطانی روحیں "زمین کی بادشاہ" کہلائیں گی تاکہ وہ آخری جنگ عظیم کے لیے اپنی فوجیں اسرائیل میں جمع کریں پہلے جنوب کا بادشاہ (مصر اور اس کے اتحادی) اسرائیل میں مخالف مسیح کی فوجوں پر حملہ کریں گے۔ پھر شمال کا بادشاہ (شام اور روس) اپنی فوجوں کو شمال سے اچانک حملہ کرنے کے لیے لائے گا۔ خاتمہ کے وقت شاہ جنوب مخالف مسیح کی سازش کا شکار ہو کر اس (شاہ شمال) پر حملہ کرے گا"۔

"اور شاہ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لے کر گردباد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا اور ممالک میں داخل ہو کر سیلاب کے مانند گزر جائے گا"۔ (دانیال ۴۰:۱۱)

"مخالف مسیح اس صورت حال کا علم ہونے پر تیزی سے جوابی حملہ کرے گا اور ان دونوں کو تباہ و برباد کر دے گا اور جنگ کا پہلا راؤنڈ مخالف مسیح اپنے ظلم اور سازش کے سبب جیت جائے گا اور دانیال کی پیشین گوئی کے مطابق ملکوں اور شہروں کو فتح کرے گا"۔

مخالف مسیح کی افواج:

اس کے بعد مخالف مسیح اپنے اتحادیوں سمیت (مغربی اقوام) (۱) اپنی افواج کو اسرائیل میں مستحکم کرے گا، اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ آخری جنگ اس Promised Land میں ہی لڑی جائے گی۔ مخالف مسیح کی فوجیں لیبیا، ایتھوپیا اور شمالی افریقہ پر قبضہ کر کے اس کو مستحکم کریں گی۔

مخالف مسیح افواج مصر اور اسرائیل کو بھی فتح کریں گے، مگر دانیال نبی کی پیشین گوئی کے مطابق:

۱- یورپی یونین، امریکہ کے بنیاد پرست عیسائی اسے مخالف مسیح کہتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"لیکن ادوم، موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اس کے ہاتھ سے چھڑا لیے جائیں گے"۔ (دانیال ۱۱:۴۲)

ممکن ہے کہ وہ اس کے اتحادی بن جائیں گے۔

مشرق کے بادشاہوں کی فوج:

اس وقت جب مخالف مسیح اپنے باغیوں کے خلاف فتح حاصل کر چکا ہوگا، اسے ایسی خبریں ملیں گی کہ مشرق اور شمال میں ایک بہت بڑی فوج حرکت میں آ رہی ہے، چنانچہ اس کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ مشرق کے شہنشاہ کی فوج دو سو ملین افراد پر مشتمل ہوگی۔

"لیکن مشرق اور شمال سے افواہیں اسے پریشان کریں گی اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کر دے"۔ (دانیال ۱۱:۴۴)

مشرق سے مراد چین اور ایشیا کی دوسری اقوام ہیں ہو سکتا ہے کہ کل کو وہ اتحادی بن جائیں اور اس قدر بڑی فوج لے آئیں۔ چین کی اپنی فوج (ریزرو) ایک سو ملین سے زائد ہے۔ یہ دو سو ملین افراد کی فوج دریائے فرات کو عبور کرے گی۔

"اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر الٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لیے راہ تیار ہو جائے"۔ (مکاشفہ ۱۶:۱۲)

یہ دو سو ملین افراد کی ناقابل یقین فوج (مشرق کی فوج) شمالی اسرائیل میں یزرعیل کی وادی کی طرف چلے گی اور راستہ میں شہروں اور قصبوں کو فتح کرتی ہوئی آئے گی۔ مشرق کی فوج اور مخالف مسیح کی فوج کے درمیان ہونے والی یہ جنگ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ اگلے ہزار برس Millinium دنیا پر حکومت کون کرے گا۔

آخری جنگ عظیم:

اس آخری جنگ کا محور و مرکز شمالی اسرائیل میں ہرمجدون کا میدان ہوگا، اگرچہ جنگ کا آخری راؤنڈ وہیں پر ہوگا مگر یہ جنگ ایشیا شمالی افریقہ یورپ اور مڈل ایسٹ کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنی لپیٹ میں لے گی۔

لاکھوں افراد اس خونی جنگ میں مارے جائیں گے، کیونکہ جدید ترین ہتھیار قوموں کو قتل کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ جب اقوام اپنے نقصان کا اندازہ لگائیں گی تو 90 فیصد سے زائد لوگ اس جنگ میں مارے جا چکے ہوں گے۔ یہ تباہی اس قدر خوفناک ہوگی زندہ بھی مردوں جیسے ہو جائیں گے۔ یوحنا رسول نے پیشین گوئی کی ہے کہ اس موقع پر یسوع المسیح اپنی مقدس افواج کے ساتھ زمین پر آئیں گے اور مخالف مسیح اور بدی کو نیست کرنے کے لیے ان کی یہ آمد شخصی طور پر ہوگی۔

"اور پھر میں نے اس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور ان کی فوجوں کو اس گھوڑے کے سوار اور اس کی فوج سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھا دیکھا"۔ (مکاشفہ ۱۹:۱۹)

ان گنت فوج جو کہ تمام دنیا سے اکٹھی ہوگی مقدسوں کی فوج پر حملہ کرے گی۔ جس کی قیادت یسوع المسیح کر رہے ہوں گے۔

باوجود بہت بڑی فوجی طاقت کے مخالف مسیح اور مشرق کی فوجیں شکست کھائیں گی اور یسوع کی طاقت سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔

"اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے، جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اس کے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی اس جھیل میں ڈالے گئے۔ جو گندھک سے جلتی ہے اور باقی اس گھڑ سوار کی تلوار سے جو اس کے منہ سے نکلتی تھی، قتل کئے گئے اور سب پرندے ان کے گوشت سے سیر ہو گئے"۔ (مکاشفہ ۱۹:۲۰)

مخالف مسیح کی شکست اور خاتمہ:

اس بات سے قطع نظر کہ جنگ عظیم چھوٹی ہو یا طویل، مقدس افواج کی آمد کے بعد آخری فتح یسوع المسیح کی ہوگی۔ یوحنا کے خطوط میں مخالف مسیح کی شکست اور یسوع المسیح کی فتح کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا"۔ (تھسلنیکیوں ۲:۸)

دانیال نبی نے بھی مخالف مسیح کی اس Supernetural شکست کی پیشگوئی کی ہے۔

"وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا لیکن بے ہاتھ ہلائے شکست کھائے گا"۔ (دانیال ۸:۲۵)

مخالف مسیح کی شکست کے بعد دنیا میں امن وچین اور خوشحالی کا ایک نیا اور روشن دور شروع ہوگا یسوع مسیح اپنے لوگوں کے توسط سے حکمرانی کرے گا۔ یہودی قوم توبہ کرے گی۔ اور مسیح کی پیروی کرے گی۔ (1)

- بنیاد پرست مسیحیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ

"Armageddon کی جنگ کے بعد صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار یہودی بچیں گے یہ لوگ جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوں گے، حضرت عیسیٰ کے آگے جھک جائیں گے۔ چونکہ نئے نئے عیسائی بنیں گے اس لیے ان میں بھی بالغ افراد فوراً عیسیٰ کے فرامین کی تبلیغ شروع کردیں گے"۔ (2)

- بنیاد پرست مسیحیوں کے ہاں اس عقیدے پر اتنی شدت ہے کہ ان کے نزدیک یہ جنگ بہت جلد ہونے والی ہے امریکہ کے سابق صدر رونلڈ ریگن کہتے ہیں:

"موجودہ نسل بالتحدید ہرمجدون کا معرکہ دیکھے گی" (3) کچھ ہی سالوں میں ہر چیز اپنے انجام تک پہنچ جائے گی۔ عنقریب بہت بڑا عالمی معرکہ ہوگا یعنی ہرمجدون یا مجیدو کے میدان کا معرکہ ہوگا"۔ (4)

اصول پرست عیسائیوں کے لیڈر جیری فولویل (Gerry Foloyal) کہتے ہیں:

"ہرمجدون ایک حقیقت ہے اور یہ حقیقت مرکبہ ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ یہ ایک خاتمہ عام ہوگا"۔ (5)

1- صفحہ ۱۰۰ سے ۱۰۳ تک کے مضمون کی تیاری کے لیے مندرجہ ذیل کتب Princedss of Darkness (333-342). Future History (38-55) اور جالی کلیسا سے مدد لی گئی۔

2- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ، صفحہ ۹۰

3- محمد امین محمد جمال الدین مترجم پروفیسر خورشید عالم، امت مسلمہ کی عمر صفحہ 22

4- ایضاً 5- ایضاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"عیسائیوں کی طرح ہمارا ایمان ہے کہ کچھ عرصہ بعد تاریخ انسانی ہرمجدون نامی معرکہ کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی اس معرکہ کے سر پر حضرت مسیح کی واپسی کا تاج ہوگا۔ حضرت مسیح واپس آکر زندوں اور مردوں پر ایک ساتھ حکومت کریں گے"۔[1]

ہرمجدون بطور تمثیل:

بعض مسیحی علماء کے نزدیک ہرمجدون سے مراد ایک مخصوص مقام پر ایک خوفناک جنگ نہیں ہے، بلکہ یہ تو اس کیفیت کا نام ہے جو خیر اور شر کے درمیان جاری ہے اس لیے یہ جنگ کسی مخصوص مقام پر نہیں بلکہ پوری دنیا میں لڑی جا رہی ہے۔

"The field of Armageddon is no where, it is every where the battlefield is the world".[2]

"میجدون کوئی میدان جنگ نہیں ہے پوری دنیا ہی اس کو میدان جنگ ہے"۔

Sean P. Kealy بھی اس کو بطور تمثیل دیتے ہیں:

"Certainly Megiddo was for the author of Revelation the best symbol for the final defeat of evil".[3]

"یقیناً بدی کی شکست کے لیے مکاشفہ کے مصنف کے لیے بہترین علامت تھی"۔

اس نقطہ نظر کی وضاحت Albert H. Baldinger کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"Armogeddon will not be a single unprecedent battle of shot duration. It is a war-a-war age long and world-wide, fought with moral and spirtual and *intelectual* weapons. It has been in progress for centuries and will continue for

1- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ، صفحہ ۹۲

2- Albert H. Baldinger. Sermons on Revelation, P-191

3- Sean P.Kealy, The Collegeville Pastoral *Dictionary* of Bilbical theology. P

www.iqbalkalmati.blogspot.com

generation yet to come. In the progress of that war nations may rise against nation and kingdom against kingdoms, and there may be famine and earthequake in diverse places, these things are but incidents, episode in that greater struggle which continues through the ages and will finally and in the complete triumph of the light over darkness truth over error, good over evil there will be no armistice in that war, no resting on our arms while the leader stalk things overcome to terms, no opportunity to quibble about repartions. And there is no discharge in that war. It goes on night and day, it will continue through the years. Until, He comes whose right is it to reign". [1]

"ہرمجدون ایک مختصر جنگ نہیں ہے یہ ایک لمبی اور عالمگیر جنگ کا نام ہے۔ جو روحانی، اخلاقی، ذہنی ہتھیاروں کے ساتھ لڑی جائے گی اور آنے والی نسلیں اسے جاری رکھیں گی۔ اس لڑائی کے تسلسل میں قومیں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوں گی۔ سلطنتیں، سلطنتوں کے خلاف ہوں گی۔ اور زلزلوں کی صورت میں عذاب کئی مقام پر آئیں گے یہ واقعات اس جدوجہد کا تسلسل ہوں گے جو صدیوں سے جاری ہے اور یہ اس وقت مکمل ہوگی جب بدی پر غلبہ حاصل کر لیا جائے گا اور سچائی اس پر چھا جائے گی اور ان میں کوئی صلح نہیں ہوگی اور اس جنگ میں کوئی ایسا موقع نہیں ہوگا جس میں کمی پوری کرنے کے لیے کوئی تصفیہ ہو اور اس لڑائی میں حوصلے پست نہیں ہوں گے اور یہ لڑائی دن رات جاری رہے گی۔ یہ سالوں سال چلے گی اس وقت تک کہ جب تک وہ "مسیح" نہ آجائے جس کو حکمرانی کرنے کا حق ہے"۔

1- Albert H. Baldinger, Sermonson on Revelation, P-193

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہلی فصل کا خلاصہ یوں ہے کہ مسیحی عقائد کے مطابق ہر مجدون کے میدان میں معرکہ خیر وشر ہوگا۔ جس میں ایک طرف تو مخالف مسیح اپنے اتحادیوں کے سمیت موجود ہوگا جبکہ دوسری طرف مسیح اپنے مقدسوں کی فوج کے ساتھ ہوں گے۔ اس جنگ میں مخالف مسیح کی افواج کو شکست ہوگی اور یسوع مسیح ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز کریں گے۔ بعض افراد کی رائے یہ ہے کہ ہر مجدون مخصوص جنگ نہیں بلکہ یہ اس کشمکش کا نام ہے جو خیر وشر کے درمیان جاری ہے۔

آمد مخالف مسیح:

مخالف مسیح (دجال) کے متعلق کئی باتیں مسیحیت میں حیرت ناک ہیں۔

1- متعین طور پر کسی ایک یا ایک سے زائد اشخاص کے بارے میں تینوں متا ب اناجیل (متی، مرقس، لوقا) خاموش ہیں، جبکہ مسیحی عقائد کے مطابق، یہی اناجیل حضرت مسیح کی آمد ثانی کے دوبارہ آنے کی بات کہتی ہیں۔

2- یوحنا کی انجیل کسی ایسے تذکرے سے خالی ہے، جس کا اطلاق دجال پر ہو سکے۔

3- مخالف مسیح (دجال) کا ذکر متعین طور پر یوحنا کے پہلے مراسلے First Epistol of John میں ملتا ہے۔

"اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالف مسیح آنے والا ہے..... کون جھوٹا ہے سوائے اس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے۔ مخالف مسیح وہ ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے"۔ (1-یوحنا 2:18)

اسی طرح یوحنا کے دوسرے مراسلے میں ہے۔

"بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہونے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخالف مسیح یہی ہے"۔ (2-یوحنا 1:7)

ایک اور تذکرہ ملتا ہے، جہاں کسی ایسے آنے والے کو لا دینیت کا آدمی Man of Lawlesness اور تباہی کا بیٹا The Son of Pridition کہا گیا ہے۔

"کسی طرح سے اس کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا، جب تک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے خدا یا معبود کہلاتا ہے"۔ (تھسلنیکیوں ۲:۳-۴)

انجیل متی میں بھی مخالف مسیح کی طرف اشارہ ملتا ہے:

"یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے"۔ (متی ۲۴:۴-۵)

انجیل یوحنا میں بھی مخالف مسیح کی طرف اشارہ ملتا ہے:

"میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے اور اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو اسے قبول کر لو گے"۔ (یوحنا ۵:۴۳)

عہد نامہ عتیق میں مخالف مسیح کے القابات:

بائبل میں بہت سے مقامات پر خیر و شر کے درمیان تضاد اور ازلی جنگ کے بارے میں پیشین گوئیاں کی ہیں۔ پیدائش سے لے کر ملاکی تک انبیاء بنی اسرائیل نے اس خدا دشمن (مخالف مسیح) کی طرف اشارہ کیا اور مختلف خطابات سے نواز کر اس کے ظاہر ہونے اس کے کردار اور مسیح کے ہاتھوں شکست ہونے کی پیشین گوئی کی۔

یہ خطاب مخالف مسیح کی فطرت اور کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔

شیطان کی نسل:

"اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔

(پیدائش ۳:۱۵)

چھوٹا سینگ:

"میں نے ان سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سینگ نکلا ہے جس کے آگے پہلوں میں سے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گئے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک منہ ہے، جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں"۔ (دانیال ۷:۸)

ترش رو بادشاہ:

"اور ان کی سلطنت کے آخری ایام میں جب خطار کار لوگ حد تک پہنچ جائیں گے تو ایک ترش رو اور رمز شناس بادشاہ پیدا ہو گا یہ بڑا زبردست ہو گا لیکن اپنی قوت سے نہیں اور عجیب طرح سے برباد کرے گا...... اور زور آور اور مقدس لوگوں کو ہلاک کرے گا"۔

(دانیال ۸:۲۳،۲۴)

آنے والا شہزادہ:

"اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسوح قتل کیا جائے گا اور اس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہو گا اور آخر تک لڑائی رہے گی اور بربادی مقدر ہو چکی ہے"۔

(دانیال ۹:۲۶)

متکبر بادشاہ:

"اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور الہوں کے الہٰ کے خلاف بہت سی باتیں کہے گا"۔ (دانیال ۱۱:۳۶)

عہد نامہ جدید میں مخالف مسیح کے القابات:

بائبل (عہد نامہ جدید) میں متی سے لے کر مکاشفہ تک اس خدا دشمن کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے جو مصیبت کے دنوں میں مسیحی متبعین کو ظلم کا نشانہ بنائے گا۔ عہد نامہ جدید میں بعض رسولوں نے اس کو (مخالف مسیح) کے خطاب سے نوازا ہے جس کے ذریعے اس کی شخصیت کو بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ کچھ نئے خطابات بھی مخالف مسیح کو دیئے گئے ہیں۔ عہد نامہ جدید کی یہ پیشین گوئیاں مخالف مسیح کے اقتدار میں آنے اور اس کی ظلم کی حکومت سے متعلق خبردار کرتی ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند:

"کسی طرح کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو"۔ (2۔ تھسلنیکیوں ۲:۳)

پہلا سوار، سفید گھوڑے پر سوار:

"اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے۔ اسے ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا نکلا تا کہ اور بھی فتح کرے"۔

(مکاشفہ ۶:۲)

سفید گھوڑے کی تمثیل بیان کرنے کے متعلق مسیحی علماء کا خیال ہے کہ مخالف مسیح شروع میں اپنے آپ کو امن کا نمائندہ ظاہر کرے گا اور اس امن کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دے گا مگر یہ صرف ظاہرا امن ہوگا اور اندرون خانہ اپنی منفی سرگرمیوں کو جاری رکھے گا اور جلد ہی لال رنگ کے گھوڑے کی شکل اختیار کرلے گا جو زمین سے امن کا خاتمہ کرے گا۔

"پھر ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا، اس کے سوار کو یہ اختیار دیا گیا کہ زمین پر سے صلح اٹھا لے تا کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور اسے ایک بڑی تلوار دی گئی"۔ (مکاشفہ ۶:۴)

سمندری حیوان:

"اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور ان سینگوں پر دس تاج تھے اور اس کے سروں پر اہانت کے نام لکھے تھے اور جو جانور میں نے دیکھا وہ چیتے کی طرح تھا اور اس کے پاؤں بھالو کی طرح اور منہ شیر کا سا تھا اور اژدھا نے اسے اپنی طاقت اپنا تخت اور عظیم اقتدار دے رکھا تھا اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر ایسا بھاری زخم لگا ہوا دیکھا۔ گویا وہ مرنے والا ہو پھر اس کا مہلک زخم اچھا ہو گیا اور ساری زمین کے لوگ اس جانور کے پیچھے پیچھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

متواتر ہ اور اجماع امت سے ثابت ہے"۔ (1)

مولانا منظور نعمانی کی رائے:

"حدیث کے ذخیرے میں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دجال کے متعلق اتنی حدیثیں مروی ہیں جن سے مجموعی طور پر یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ نے قیامت کے قریب دجال کے ظہور کی اطلاع دی ہے اور یہ کہ اس کا فتنہ بندگان خدا کے لیے عظیم ترین اور شدید ترین ہے"۔ (2)

مولانا سید ابوالحسن ندوی کی رائے:

"جن احادیث میں دجال کا ذکر ہے اور اس کے اوصاف و علامات بیان کیے گئے ہیں۔ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔" ان میں صاف اس کی صراحت ہے کہ وہ ایک معین شخص ہوگا جس کی کچھ معین صفات ہوں گی وہ ایک خاص اور معین زمانہ میں ظاہر ہوگا نیز ایک معین قوم میں ظاہر ہوگا جو یہود ہیں اسی لیے ان تمام وضاحتوں کی موجودگی میں نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت"۔ (3)

مولانا سید مناظر احسن گیلانی کی رائے:

"نبوت کی پیشین گوئیوں میں جس "المسیح الدجال" کا ذکر جن خصوصیات کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے خروج و ظہور کا دعویٰ ابھی قبل از وقت ہے ہاں اتنی بات واضح ہے کہ مغرب کا جدید تمدن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "المسیح الدجال" کے خروج کی تیاریاں کر رہا ہے کیونکہ اپنی اقتداری قوتوں سے وہی کام یورپ کی اس نشاۃ ثانیہ میں بھی لیا جا رہا ہے جس میں "المسیح الدجال" اپنی اقتداری قوتوں کو استعمال کرے گا...... صاف اور سچی بات...... یہی ہے کہ المسیح الدجال کے خروج کا دعویٰ ابھی قبل از وقت

1- کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، عقائد اسلام ۱/۶۵

2- نعمانی، مولانا محمد منظور، معارف الحدیث ۱/۱۲۶

3- ندوی، مولانا سید ابوالحسن، معرکہ ایمان و مادیت صفحہ: ۱۳۵

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے مگر "المسیح الدجال" جس فتنے میں مبتلا کرے گا اس فتنے کے ظہور کی ابتدا کسی نہ کسی رنگ میں مان لینا چاہیے کہ ہو چکی ہے"۔ (1)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی رائے:

"دجال کے بارے میں ایک نہیں بہت سی احادیث ہیں اور یہ عقیدہ امت میں ہمیشہ سے متواتر چلا آیا ہے بہت سے اکابر امت نے اس کی تصریح کی ہے کہ خروج اور نزول عیسیٰ کی احادیث متواتر ہیں"۔ (2)

قرآن وسنت سے ملنے والے شواہد اور علمائے امت کی آراء سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خروج وظہور دجال یقینی ہے۔ فتنہ دجال بندگان خدا کے لیے عظیم ترین اور شدید ترین ہے۔ دجال یہود میں سے ہوگا۔ جس کی کچھ خاص صفات ہیں۔ جن کی بنا پر وہ مختلف شعبدے دکھائے گا اور وہ ایک خاص اور متعین زمانے میں ظاہر ہوگا۔ اس لیے ان تمام وضاحتوں کے ہوتے ہوئے نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔

1۔ گیلانی، سید مناظر احسن، دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال صفحہ: 25

2۔ لدھیانوی، مولانا محمد یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل ج 1، ص 260

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حاصل بحث

قبل از قیامت رونما ہونے والے واقعات میں ایک خوفناک جنگ، ظہور دجال اور آمد مسیح انتہائی اہم ہیں۔ سامی ادیان کے تینوں فریق یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں مذکورہ بالا واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ان واقعات کی وضاحت اور تفصیل میں ہر مذہب کی تشریحات ایک دوسرے سے الگ ہیں

یہودیت کے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے دشمن (یاجوج ماجوج) اسرائیل پر حملہ کریں گے اور ایک انتہائی خوفناک جنگ ہوگی اس معرکہ آرائی کے بعد شیطانی قوتوں کا نمائندہ Armilus ظاہر ہوگا۔ جس کو شکست دینے کے لیے خداوند اس ''موعود'' کو بھیجے گا۔ جس کا وعدہ انبیاء بنی اسرائیل نے اپنے صحائف میں کیا ہے۔ چنانچہ مسیح کے ہاتھوں Armilus کی شکست کے بعد دور مسیحائی (Messianic Era) شروع ہوگا جس میں بنی اسرائیل امن وچین سے رہیں گے۔ یہود کے ہاں تصور مسیح کے تعلق سے سب سے بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ جس مسیح کی آمد کے وہ منتظر ہیں اس کی آمد تو ہو چکی ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے جو بشارتیں دی تھیں ان کے مصداق حضرت عیسیٰ تھے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ یہود نے ان کو بطور مسیح قبول کرنے سے انکار کیا اور اب جس مسیح کی آمد کے وہ منتظر ہیں وہ مسیح تو ہوگا لیکن مسیح الضلالہ (دجال) ہوگا اور اس کے اکثر پیروکار یہودی ہوں گے۔ مسیح الہدیٰ تو عیسیٰ ہوں گے جو یہودیوں کے اس منتظر کو قتل کرنے کے لیے آسمان سے خصوصی نزول اجلال فرمائیں گے اور کسی یہودی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ذلت وخواری ان کا مقدر ٹھہری ہے۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ (البقرۃ:۶۱)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"اور ان (یہود) پر ذلت ومحتاجی مسلط ہو گئی ہے اور اللہ کے غضب میں گھر گئے ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور اللہ کے انبیاء کو ناحق قتل کیا"۔

سامی ادیان کے دوسرے فریق مسیحیت میں بھی خوفناک جنگ (ہرمجدون) ظہور مخالف مسیح (Anti Christ) اور مسیح کی آمد ثانی کا تصور موجود ہے۔ مسیحی علماء کی آراء کے مطابق اختتام دنیا سے قبل ایک بہت بڑی جنگ ہو گی جو کہ بائبل کی پیشین گوئی کے مطابق ہرمجدون کے میدان میں ہو گی۔ اس جنگ کے فیصلہ کن مرحلہ میں حضرت عیسیٰ اپنی آمد کے بعد مخالف مسیح کی فوجوں کو شکست دینے کے بعد، ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز کریں گے۔ جسے Millennialism کہتے ہیں۔

تعجب انگیز بات یہ ہے کہ اناجیل اربعہ تو مخالف مسیح کے تذکرے سے خالی ہیں۔ حالانکہ یہی اناجیل کی آمد ثانی کو بیان کرتی ہیں تاہم دیگر مسیحی مذہبی ادب میں مخالف مسیح (Anti Christ) کا تذکرہ خاصی تفصیل سے ملتا ہے اور یہ تفصیلات مسلمانوں کی کتب احادیث میں بیان کردہ دجال کی خصوصیات کے ساتھ خاصی مماثلت رکھتی ہیں۔

دور جدید میں یہودی عقائد کے زیر اثر مسیحیت میں چند ایسے عقائد نے جنم لیا ہے جو کہ انتہا پسندانہ ہیں۔ تاہم یہ عقائد امریکہ کے بنیاد پرست مسیحیوں کے علاوہ رومن کیتھولک اور آرتھوڈوکس مسیحیوں کے یہاں مقبول نہیں ہو سکے ہیں۔

اس لیے ہمیں یقین ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے وقت جو مسیحی موجود ہوں گے وہ عیسیٰؑ پر ایمان لاتے ہوئے مسیحیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں گے۔ موجود حالت سے ہجرت کر جائیں گے اور ملت اسلامیہ حنیفیہ میں شامل ہو جائیں گے۔

اسلام میں تصور دجال کے حوالے سے قرآن مجید میں صراحتاً تو کوئی بیان نہیں آیا۔ البتہ کچھ آیات سے اشارے ملتے ہیں تاہم احادیث میں الملاحم، ظہور مہدی اور خروج دجال کے حوالے سے اس قدر تفصیلات ملتی ہیں کہ کوئی ابہام باقی نہیں رہ جاتا۔

لیکن ان تمام تر تفصیلات کے باوجود بہت سے لوگ دجال کے بارے میں ایسے عقائد کو اپنے ذہنوں میں جگہ دیے ہوئے ہیں جن کا حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دجال ایک تخیلاتی چیز ہے۔ جس کا حقائق کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے بعض لوگ ہر فتنے کے سربراہ اور سرکردہ افراد کو دجال اور ان کی مادی وتمدنی ترقی کو دجالی فتنہ قرار دیتے رہے ہیں۔

تاہم علمائے متقدمین ومتاخرین کی ایک بہت بڑی تعداد ان تمام آراء ونظریات سے ہٹ کر شاہراہ مستقیم پر گامزن، حدیث نبوی کی ترجمان اور امت کی اجماعی عقائد کی حامل رہی ہے اور ہمیشہ ایسے باطل نظریات کی تردید کرتی رہی ہے۔

آخر میں راقم الحروف اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ احادیث ﷺ آخر زمانے میں خروج دجال کے تواتر پر دلالت کرتی ہیں۔ نیز یہ کہ وہ حقیقتاً ایک شخص ہوگا۔ (کوئی خیالی اور فرضی نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق بڑے بڑے خوارق اس کو عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ نہ تو ان احادیث کو کسی شبہ کی وجہ سے رد کرنا جائز ہے اور نہ ان کی غلط سلط تاویل کرنی چاہیے اس لیے کہ احادیث دجال میں نہ تو کوئی اضطراب ہے اور نہ تعارض۔

اس موضوع پر مزید معلومات کے حصول کے لیے مندرجہ کتب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ کتب احادیث میں سے امام بخاری رحمہ اللہ ومسلم رحمہ اللہ کی صحیحین، امام ابی داؤد کی سنن ابی داؤد، امام ابن ماجہ کی سنن ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل کی مسند احمد اور ان کی شروحات شامل ہیں۔ جبکہ دیگر کتب میں سید مناظر احسن گیلانی کی دجالی فتنہ کے نمایاں خط وخال، مولانا بدر عالم مہاجر مدنی میرٹھی کی ترجمان السنہ، مولانا منظور احمد نعمانی کی معارف الحدیث اور مولانا حافظ محمد اقبال کی فتنہ دجال قرآن وحدیث کی روشنی میں شامل ہیں۔ نیز سامی ادیان میں اس موضوع پر جیوش انسائیکلو پیڈیا کے آرٹیکلز "Armilus" اور "Messiah" گرانٹ آر جیفری کی کتاب پرنس آف ڈارکنس اور ڈاکٹر دانی ایل بخش کی کتاب جلالی کلیسا انتہائی مفید ہیں۔

اللہ ﷻ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com